

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, August 15, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty five minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ بالله من الشیطان الرجیم

بسم الله الرحمن الرحيم

وکل انسان الزمہ طرہ فی عنقه و نخرج له یوم القیمة کتبا یلقه منشورا
اقرا کتبک کفی بنفسک الیوم حسیبا
فانما یضل علیها ولا ترر وازرة ووزر اخری و ما کتا معذبین حتی نبعث رسولا
ترجمہ: اور ہم نے ہر انسان کے اعمال کا نوشتہ اس کی گردن میں لٹکا دیا ہے اور ہم اس کے لیے قیامت کے دن (یہ) نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ (اپنے سامنے) کھلا ہوا پائے گا۔ (اس سے کہا جائے گا) اپنی کتاب (اعمال) پڑھ لے، آج تو اپنا حساب جانچنے کے لیے خود ہی کافی ہے۔ جو کوئی راہ ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنے کامدے کے لیے ہدایت پر چلتا ہے اور جو شخص گمراہ ہوتا ہے تو اس کی گمراہی کا وبال (بھی) اسی پر ہے، اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھانے گا، اور ہم ہرگز عذاب دینے والے نہیں ہیں یہاں تک کہ ہم (اس قوم میں) کسی رسول کو بھیج لیں۔

سورۃ بنی اسرائیل۔ آیات (۱۵-۱۳)

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, August 15, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty five minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکل انسان الزمہ طرہ فی عنقہ و نخرج له یوم القیمۃ کتبا یلقہ منشورا
اقرا کتبک کفی بنفسک الیوم حسیبا
فانما یضل علیہا ولا ترر وازرۃ و زر اخری و ما کتا معذبین حتی نبعث رسولا
ترجمہ: اور ہم نے ہر انسان کے اعمال کا نوشتہ اس کی گردن میں لٹکا دیا ہے اور ہم اس کے لیے قیمت کے دن (یہ) نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ (اپنے سامنے) کھلا ہوا پائے گا۔ (اس سے کہا جانے کا) اپنی کتاب (اعمال) پڑھ لے، آج تو اپنا حساب جانچنے کے لیے خود ہی کافی ہے۔ جو کوئی راہ ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنے کامدے کے لیے ہدایت پر چلتا ہے اور جو شخص گمراہ ہوتا ہے تو اس کی گمراہی کا وبال (بھی) اسی پر ہے، اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھانے گا، اور ہم ہرگز عذاب دینے والے نہیں ہیں یہاں تک کہ ہم (اس قوم میں) کسی رسول کو بھیج لیں۔

سورۃ بنی اسرائیل۔ آیات (۱۵-۱۳)

جناب چیئرمین، جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہم صل علی محمد

و علی آل محمد۔

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman: I will read out the leave applications.

جناب فہد السک ذاتی مصروفیات کی بنا پر 12 اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، پروفیسر ساجد میر ذاتی مصروفیات کی بنا پر 10 اور 11 اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، میاں شمیم حیدر نے اطلاع دی ہے کہ وہ لاہور میں ہیں اور پہلے سے طے شدہ مصروفیات کے باعث مورخہ 15 اور 16 اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق - اے۔ - تقسیم نے اطلاع دی ہے کہ وہ بعض سرکاری مصروفیات کے باعث مورخہ 15 اور 16 اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

We will take up item No. 2. It is just to lay a report on the table of the House. Senator Syed Dilawar Abbas Sahib.

Senator Syed Dilawar Abbas: Mr. Chairman, I, as a Chairman of the Standing Committee on Petroleum and Natural Resources present third report of the Committee for the period, December 2005 to June 2006 before the House. Thank you

Mr. Chairman: The report stands laid and now we will go on to..

ڈاکٹر شیر افغان خان نیازی (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور)، جناب چیئرمین! میری

گزارش ہوگی کہ جو Motion under Rule 194 ہے، اسے بحوالہ Steel Mills Judgement

اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے پیش کر دوں۔

جناب چیئرمین: جی، پیش کر دیں۔

MOTION UNDER RULE 194

RE: PRIVATIZATION POLICY OF THE GOVERNMENT

WITH REFERENCE TO STEEL MILLS.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman sir, I beg to move that this House may discuss the Privatization Policy of the Government.

اب اس میں میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، رضا صاحب۔

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the Opposition): Mr. Chairman, I would like to make an amendment to this motion to the effect that with particular reference to the situation arising out of the judgement in connection with the privatization of the Steel Mills.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, the amendment should be concerning the Steel Mills.

(Interruption)

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: It is not related with the Judgement that the Steel Mills concerned, a judgement has come out of Supreme Court and that shall be discussed and may be discussed by

anybody , including all those privatizations done either in past , or in present or may be done in the future . Any thing which is concerning with the privatization , can be discussed out of this motion under Rule 194 . I will request the Chair that anybody who wants to give his own opinion , concerning with the privatization policy , about the Privatization Commission or its policies , is at liberty to discuss it . It is not only specifically to this decision which has been given by the Supreme Court of Pakistan , anything can be discussed and will be discussed on the floor of the House concerning Privatization Policy .

(Interruption)

Senator Dr. Safdar Ali Abbasi: Sir, point of order.

Mr. Chairman: Is it procedural point of order?

Senator Dr. Safdar Ali Abbasi: Sir, it is procedural. I want to make it absolutely clear that as far as our position is concerned, we want to discuss the situation that today prevails vis-a-vis the privatization of the Pakistan Steel Mills and the judgement of the Supreme Court. We make it clear.

Mr. Chairman: He has said that you can discuss on anything.

Senator Dr. Safdar Ali Abbasi: That is the issue in hand.

پارلیمانی وزیر صاحب کیا discuss کرنا چاہتے ہیں یا نہیں۔

Mr. Chairman: He has said that anything links to that you can discuss.

Senator Dr. Safdar Ali Abbasi: We want to discuss the

situation arising out of the privatization of the Steel Mills with reference to the judgement of Supreme Court of Pakistan.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Anything concerning with the privatization,

سٹیل ملز ہو، فیصل ہوٹل ہو، فلیٹیز ہوٹل ہو، فیڈرل لاجز ہوں یا دوسرے ادارے ہوں جیسے banks ہیں، جو کچھ بھی آج تک privatize ہوا ہے، ہو رہا ہے یا ہوگا، اس پر جو معزز رکن چاہے، اپنے خیالات کا اظہار کر سکتا ہے۔ He is at liberty to go ahead.

Mr. Chairman: Raza Sahib, how much time would you like to be allocated for the discussion?

سینیٹر عبد الرحیم خان مندوخیل، جناب والا! point of order

جناب چیئرمین، آپ کا یہ point of order procedural ہے۔

سینیٹر عبد الرحیم خان مندوخیل: جناب والا! یہ procedural ہے۔ جناب والا!

بات یہ ہے۔۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ اگر اتنے points of order ہوں گے تو پھر

discussion کا مقصد کوئی نہیں رہے گا۔

(مداخلت)

سینیٹر عبد الرحیم خان مندوخیل: جناب والا! motion یہ ہے کہ۔۔۔

سینیٹر کامل علی آغا (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور)، جناب والا! یہاں

Opposition Leader موجود ہیں جن کے ساتھ معاہدہ ہوا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب والا! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: صدر صاحب! آپ نے بات کرنی اور آپ نے جو کہا ہے، وہ انہوں

نے concede کیا ہے کہ you can discuss it کوئی allegation نہیں لگایا ہے

agreement ہوا ہے اور پہلے ایک understanding تھی۔

(مداخلت)

سینیئر ڈاکٹر صدر علی عباسی : ڈاکٹر صاحب نے جو motion پڑھی ہے، اس میں یہ لفظ نہیں ہے۔

سینیئر کامل علی آغا : یہ غیر سنجیدہ بات ہے۔ جو معاملہ طے ہوا ہے، اس کے مطابق جو understanding ہے۔۔۔

سینیئر ڈاکٹر صدر علی عباسی : جو بات طے ہوئی ہے، وہ آپ کریں اور جو ڈاکٹر صاحب نے بات کی ہے، وہ طے نہیں ہوئی ہے۔

سینیئر عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا! ہماری جو موشن تھی، وہ یہ تھی کہ ایک particular reference ہے، سپریم کورٹ کی ایک judgement ہے۔

جناب چیئرمین : انہوں نے کہا ہے کہ ہم سب issues کو discuss کر سکتے ہیں۔ صدر صاحب نے بھی یہی کہا ہے۔ مندوخیل صاحب، آپ بات کو دہرا رہے ہیں۔

سینیئر عبدالرحیم خان مندوخیل : ہم اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین : ہاؤس میں motion move ہو گئی ہے اور آپ پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ میرے خیال میں اب خواہ مخواہ ایک بات شروع ہو گئی ہے۔

سینیئر عبدالرحیم خان مندوخیل : یہ اسے dilute کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : کوئی dilute نہیں کر رہا ہے بلکہ یہ زیادہ broad ہو رہا ہے۔ اگر

آپ specific بات کریں گے تو پھر issue محدود ہوگا۔ اب تو زیادہ broad ہے۔ آپ

مہربانی کر کے تشریف رکھیں and let us get on with the discussion. کتنا time رکھیں۔

سینیئر عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا!

it should be in particular reference.

سینیئر وسیم سجاد (قائد ایوان) : ہم تو چاہتے ہیں کہ آپ specifically بات

کریں۔

جناب چیئرمین : وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ specific بات کریں یا particular کریں، آپ کو دونوں options دے رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ ایک ایسے ہی بحث چل پڑی ہے۔ وہ تو آپ کو ایک پورا purview دے رہے ہیں، specific or general دونوں references اس میں آتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : آپ بات کریں لیکن indicate تو ہو کہ کتنا time لیں گے تاکہ اس حساب سے شروع کریں۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, at least 3 to 4 days.

اگر تک گئے تو پھر اس سے پہلے ختم کر لیں گے۔

جناب چیئرمین، لیکن per speaker کوئی ٹائم مجھے بتا دیں کہ جتنا بھی لگ جانے وہ آپ لوگ فیصد کر لیں۔

سینیئر کامل علی آغا، یہ تو آج ہی ختم ہو گا جناب۔

سینیئر میاں رضا ربانی، نہیں، نہیں۔

جناب چیئرمین، مجھے یہ بتا دیں، کوئی اندازہ ہو جانے کہ کتنا ٹائم لیں گے۔ آپ،

یعنی Leader of Opposition کتنا ٹائم اور اس کے بعد کتنا۔

سینیئر میاں رضا ربانی، جناب! پہلی تو بات یہ ہے کہ یہ اس دن بات طے ہونی تھی

کہ انہوں نے کہا تھا جتنی لمبی debate انہوں نے کرنی ہے کریں۔ آج اگر یہ بات پھر ہو رہی ہے کہ آج ہی ختم کریں گے۔۔۔۔

جناب چیئرمین، نہیں نہیں I do not think کہ ایسا کچھ کہہ رہے ہیں۔

سینیئر کامل علی آغا، نہیں، نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں

کہ یہ Private Members' Day پر take up ہو رہا ہے تو آج ہی ختم ہو گا۔ رات دس بجے تک اس میں ختم ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین، نہیں، دیکھ لیں گے۔ مجھے indicate کر دیں میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آج ہی ختم کریں۔

ڈاکٹر شیر انگن غان نیازی، میری گزارش ہے کہ Leader of the Opposition کو آپ بیس منٹ دے دیں باقیوں کو دس دس، پانچ پانچ منٹ دے دیں۔

سینیئر میاں رضا ربانی، نہیں sir اس طرح تقویٰ ہے کہ دس دس، پانچ پانچ منٹ۔ نہیں، نہیں I am sorry sir. This is not what was assurance given on the floor

of the House. Floor of the House پر آغا صاحب نے بڑے واضح الفاظ میں کہا تھا کہ جتنی دیر آپ نے اس پر بحث کرنی ہے بحث کریں اور اب یہ کہنا کہ جی

it will be wound up today. This, we are not going to accept.

سینیئر کامل علی آغا، میں نے یہ کہا ہے کہ یہ Private Members' Day پر take up ہو رہا ہے تو اصولی طور پر اس کو آج wind up ہونا چاہیے لیکن آپ time specify کریں گے جو ہمیشہ سے routine ہے۔ Leader of the House کتنا بولیں گے اور دوسرے ارکان کتنا بولیں گے؟ یہ تو آپ decide کریں گے۔

جناب چیئرمین، اس کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی ارکان بعد میں رہ جاتے ہیں۔ جناب چیئرمین سے کر لیتے ہیں Mutual consensus we will continue.

سینیئر کامل علی آغا، اس کے بعد کچھ change کرنا پڑے گا تو کر لیں گے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ We are open for it.

Mr. Chairman: He is suggesting on this, I think, normally

Leader of the Opposition

بے شک آدھا گھنٹہ یا پچیس منٹ، بیس منٹ تقریر کر لیں۔

سینیئر کامل علی آغا، آدھا گھنٹہ Leader of the Opposition کر لیں جی اور دس دس منٹ باقی کر لیں۔

جناب چیئرمین، باقی یہ ہے کہ دس منٹ رکھ لیں۔

سینیئر میاں رضا ربانی، جناب! دس منٹ تو نہیں پارلیمانی لیڈر ہیں۔

جناب چیئرمین، پارلیمانی لیڈر پندرہ منٹ کر لیں۔

سینیئر کامل علی آغا، اب پارلیمانی لیڈر والا وہ نظام نہیں رہا۔ اب Leader of the

Opposition متحدہ اپوزیشن کے لیڈر موجود ہیں لہذا اب Parliamentary Leader والا معاملہ نہیں رہا۔

(مداخلت)

سینیئر کامل علی آغا، یا یہ کہیں کہ Leader of the Opposition نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین، چلیں ایسا کر لیں what will we do? Since we agree کہ مانم دیں گے آپ شروع کریں۔

We leave it but I would request the members not to be, please, repetitive

and also respect the decorum of this House in our words.

سینیئر کامل علی آغا، جناب! confirm ہے ہم نے، آپ نے ان کو مبارکباد دی

ہوتی ہے Leader of the Opposition۔

سینیئر میاں رضا ربانی، مبارکباد کی بات نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ انہوں نے جب

خود recognize کیا ہے and each party has its own representation. یہ تو مسئلہ نہیں ہے کہ جی۔۔۔

Senator Kamil Ali Agha: No sir, Mian Rabbani, Opposition

Leader

متحدہ اپوزیشن لیڈر combined Opposition Leader ہیں، ہم نے ان کو تسلیم کیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیں، آپ speech کریں

and as I said, let us respect the timing for the other colleagues.

سینیئر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! یہ جواب دیں ہاں یا نا میں۔ یہ Opposition

Leader میں کہ نہیں؟

جناب چیئرمین، نہیں، نہیں ہیں ہم ان کو acknowledge کر رہے ہیں تو I

think , let us go ahead. Repetition نہ ہو۔

I would request each speaker to please respect the rules of this House and maintain its decorum. Of wide reference at all in anyway and let us abide by the rules in this and time

کا جو ہے اس طرح بولیں کہ repetition نہ ہو۔ This would, I think be worthwhile. کیا

کوئی procedural point یا کیا point of order ہے سعدیہ صاحبہ؟
ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب! آپ جیسے مرضی کر لیں۔

Mr. Chairman: I think let us start with the procedure.

کیونکہ ایسے پھر

there are so many other people who want to speak. Then it will be unfair.

Saadia Sahiba.

سینیٹر سعدیہ عباسی، یہ جو Cabinet Committee on Privatisation بتائیں

ان ارکان کے نام بتائیں جائیں اور وہ Ministers یہاں موجود ہونے چاہئیں۔

Mr. Chairman: Leader of the House

ہیں اور پارلیمانی امور کے دونوں وزیر ہیں۔

Senator Saadia Abbasi: No , Cabinet Committee on

Privatisation

Mr. Chairman. I think Privatisation

I think that is good enough. Minister کے

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب چیئرمین! ہم ایسی dictation ماننے کے لیے

بالکل تیار نہیں۔

جناب چیئرمین، نہیں dictate کی بات نہیں ہے۔

It is their point of view. The relevant Minister is present and that is good enough. Raza Sahib, please start.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, first of all, the number of days has to be

Mr. Chairman: This we will decide at the end of the sitting. Let us see how it is going? Start, please.

Senator Mian Raza Rabbani : No, sir, at the end of the day then it is better not to start the debate. اگر guillotine لادی

Mr. Chairman: No, no, why not.

Senator Mian Raza Rabbani: No, no. At the end of the day if there is going to be guillotine then we will not.

(Interruption)

Mr. Chairman: Nobody has said that

We are all sitting to discuss the papers with you. There is no آج ختم ہے -
such thing.

(Interruption)

Mr. Chairman: Yes, Raza Sahib. You have the floor now.

(Interruption)

سینیٹر احمد علی، وہ بھی کوئی issue ہے، وہ بھی important issue ہے۔
جناب چیئرمین، نہیں نہیں، یہ agree ہوا تھا this will be taken first اس
کے بعد جیسے جیسے کام ہوگا then it will come
سینیٹر احمد علی، تین دن سے یہ بات کر رہے ہیں تو میں پھر کھر جاؤں۔

جناب چیئرمین، نہیں یہاں رہیں۔

سینیٹر احمد علی، آپ time مقرر کریں۔ ایک دن، ڈیڑھ دن جتنے بھی دن ہوں۔

Mr. Chairman: Let us hear, Raza Rabbani.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman Sahib, I am grateful to you that you have given me the floor to take up this very important issue.

Mr. Chairman: I will request the members please hear the honourable Leader of the Opposition. Yes, Raza sahib. You have the floor.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I am that unfortunate Leader of the Opposition and I say that for the simple reasons that during my two tenures, I have had to initiate debates on the unfortunate operation in Balochistan, the disappearance of youth in Pakistan, the compromising of Pakistan's political, economic sovereignty and now to talk on the charge-sheet, the indictment, the FIR of corruption against the Prime Minister and his Government. Sir, I would like to make it abundantly clear that I am one of those who do not believe in attacking politicians because we have seen in our history that each institution other than political parties when it comes to an attack on them, gather in defence. But unfortunately, I have to say that the ingredients of this judgement are as a recipe for Article 58 (2b) and when I say that let me again make it abundantly clear on the floor of this House that there should be an action under Article 58 (2b). We would not support that action because we have traditionally and in principle struggled against the

arbitrary use of Article 58 (2b) and we would continue to do so. Therefore, it would have been in the fitness of things, Mr. Chairman, if the Prime Minister would not have allowed things to come to such a power and he would have tendered his resignation to bring the matter to a close.

I would also Mr. Chairman, at the off set make it abundantly clear for the record that I stand here today not in the praise of the Supreme Court of Pakistan but to place on record the indictment of corruption against this Government which finds manifestation in their judgement. Mr. Chairman, history will judge each action of each institution including the Supreme Court of Pakistan functioning under the Constitution on each occasion, each step and each decision that they take on its own merit.

Mr. Chairman, sir when General Musharraf took over on 12th, he discarded the traditional politicians as being corrupt, inapt and incompetent. Mr. Chairman, he introduced a new breed of politicians belonging to the elite of the elitest, belonging to the educated, belonging to the multi-nationals, belonging to the yuppy class and gave this nation a technocrat Prime Minister who tried to run the affairs of the federation on the style of City Bank. This new class of politicians Mr. Chairman, this new brand of politicians were supposed to have high standards of transparency, were supposed to have high moral standards but this new brand instead started pursuing the agenda of the international financial imperialists by making my country, my sacred land, a market for multi-national, international goods, crippling indigenous industry and creating international cartage to make my motherland Mr. Chairman,

subservient to international capitalism. The aim is to destroy the infrastructure of Pakistan's industry and in this you find the advent of the Heavy Mechanical Complex and in this Mr. Chairman, lies sordid story of the Steel Mills of Pakistan. It was very proudly said Mr. Chairman that the higher echelons of Government are not corrupt in this Government but then Mr. Chairman, as days became weeks and weeks became months and months became years, the sordid tale of corruption of this Government began to unfold

And then came the sugar scam in which sitting Cabinet Ministers were involved, NAB was called upon to hold an inquiry and then that inquiry was asked to be withdrawn. We were still talking about the sugar scam Mr. Chairman when came the cement scam, we were still in the cement scam Mr. Chairman, when the ever encompassing stock market scam was being talked about by the country. We were still talking about the stock market scam when the black cab came around Mr. Chairman, we were still on the black cab scam Mr. Chairman, when the question of giving away precious land in the province of Punjab to Mercedes Benz assumed proportions. We were still talking about the Mercedes Benz, plant being set up in the province of Punjab and land being acquired that there was a question of the Railways boggies, there was the question of the Railway engines, there was the question of the golf course in the Railway and therefore, Mr. Chairman, to say that the higher echelons of this government are not corrupt. To say, that this government has given good governance is not correct.

Facts Mr. Chairman, belies but now Mr. Chairman, let us come to the Pakistan Steel Mills, the question of the Pakistan Steel Mills Mr. Chairman, as very rightly has been said, is the mother of all industries. It is the basic industry and with that basic purpose in mind to build Pakistan's infrastructure Mr. Chairman, the then Prime Minister, *Shaheed* Zulfikar Ali Bhutto laid the foundations of the Pakistan Steel Mills. So, that Pakistan's infrastructure would be put in place and Pakistan could move forward on the basis of having this infrastructure. On that basis he built Kamra and on that basis he built the Heavy Mechanical Complex. But those were policies which suit an independent nation, they have not policies that suit the nation which seeks to be subjugated economically. Therefore, in that chain of subjugating and strangulating Pakistan economically, it has become imperative and necessary that all of Pakistan strategic assets be handed over to foreigners so that Pakistan becomes their market Mr. Chairman, it was in this connection that there was this undue haste in the process of the privatization of the Steel Mills.

Mr. Chairman, sir, from now onward, I would try to put in my language or my words in as few as possible because Mr. Chairman, my job from now would be to take you, you and us, we all have been abroad on a number of occasions, to take you as a guide through the judgement and like when you go the Ethens the guide takes you through the imposing closeams... and the closeams speak for themselves. So, I would just point out to you the various aspects of this judgement and let the judgement talk for itself. Mr. Chairman, in that connection, let us first go

as to what is the concept of privatization and at this, Mr. Chairman, I would like to take you to page 53 of the judgement and here, before I will be coming to the operative part, I would build up my case for you to understand and then when you read the operative parts of this judgement, the matter would be more clearer.

Mr. Chairman, now I am reading from page 54 of the judgement, a report prepared by the World Bank titled as, "the case by case approach to privatization techniques and examples" wherein the principles of assessing the market value of assets for an ongoing concern have been stressed in the following words and this is from the report of the UN, "the government on the other hand has a responsibility to its citizens when it privatizes an asset, it is entrusted to sell assets at or above their fair market value and must take every precaution to ensure that this happens above the fair market value and must ensure that this happens agreeing to sell state assets below their market value is tantamounts to favouring a buyer and it deprives the state of needed financial resources, while this may sometimes be politically desirable and what is the political desirability, for example, in the case of employees or privatized companies, transparency is crucial. Thus the size of the discount offered should be determined and publicly disclosed. These are the broad parameters which the United Nations has laid down for the question of privatization.

Now Mr. Chairman, you would recall, that when the privatization of the Pakistan Steel Mills took place, there was a huge hue and cry, that hue and cry was witnessed in the Senate of Pakistan, that hue and cry was

witnessed in the National Assembly of Pakistan and that hue and cry was witnessed throughout the length and breadth of Pakistan. That the Steel Mills is being sold for peanuts, that the transparency and the deal of the Steel Mills stinks and Mr. Chairman, the employees went into litigation at various stages in the High Court of Sindh subsequently coming back to the Supreme Court and then finally the Supreme Court taking up this matter.

Mr. Chairman! a lot has been said by the government that this judgement merely deals with some of the irregularities and I underline the word "irregularities" which some of the irregularities that have taken place in the process of the privatization of the Steel Mills. But let me Mr. Chairman, show to you through the judgement again, not my words, the words of the judgement. As to what was the parameters on which the Steel Mills case was taken up by the Supreme Court of Pakistan. Mr. Chairman! in this, let me take you to page 42 of the judgement which says, "that in the instant case however we are seized not with the policentric issue as such and Mr. Chairman, but with the legality, reasonableness, and transparency of the process of privatization of the project under consideration that is PSMC. These are not my words Mr. Chairman, these are the words of the judgement from page 42. Let me take you Mr. Chairman, still further, let me take you to page 47 of the judgement and what does page 47 of the judgement says, "to determine validity, stroke transparency or otherwise to determine the validity, transparency or otherwise the following questions are to be addressed and now Mr.

Chairman, what are the following questions by the Supreme Court has put, I will come to a little later and I will read those out to you they are:

No. 1. Whether the terms of reference framed for the valuers were in accord with the Privatization Commission's valuation rules 2001.

No. 2. Whether the method adopted in valuing the property satisfied the mandate of law contained in the privatization Ordinance 2000, and the rules framed therein under and whether it is in accord with the internationally recognised principles in this regard.

No. 3. Whether the process of prequalification of potential bidders satisfied the requisition of the Privatization Commission Regulations.

No. 4. Mr. Chairman, whether the decision dated 31-3-2006 taken by the Cabinet Committee to sell the Mill, if the bid was above Rs.16.18 per share satisfied the requirements of law.

No. 5. Whether the final terms, concessions offered to the highest bidder consortium on 31-3-06 that is the meeting of the Cabinet Committee on Privatization were in accord with the terms and conditions of the initial public offering given to the potential buyers through the advertisement dated 19-10-2005 and if not whether these can be justified on the text of law and reasonableness.

In view of the above points, it may also be born in mind that the CCI vide its approval dated 29th May 1997 had given approval of the Privatization of Federal Government's own projects or entities for the purpose of retiring the debts and this object has been duly transformed in the preamble of the Ordinance 2000. Therefore, keeping in view the

objectives of privatization, it should have been the endeavour on the part of the Privatization Commission to adopt such ways and means which may fetch highest price of its assets. These are not my words Mr. Chairman. This is Page 48, Paragraph 62 of the judgement which says that keeping in mind the objective spelt out in the preamble of the Ordinance of 2000. Their own Ordinance, the Ordinance they claimed that it has been rectified by the Supreme Court as being not ultra vires of the Constitution. It is said that the Supreme Court says that they should have been ensured in order to meet those objectives that the highest price was pertained from the bidders but we could not find as we go along. Mr. Chairman, the Commission and Committee on Privatization of the Cabinet played a totally different role.

Mr. Chairman, after having shown this and after the detailed judgement having come, there are two basic defence lines that the Government has taken. The first defence line is that the Prime Minister is not involved and the second defence line is that the word "corruption" is not mentioned in the judgement. Now, Mr. Chairman, let us first of all take up the first question that the Prime Minister is not involved. We have here Mr. Chairman, with me and I will place some record on the table of the House. The Gazette of Pakistan, Government of Pakistan, Cabinet Secretariat, Cabinet Division, Islamabad, the 21st September, 2004, Notification No. F. 5/1/2000-Com. The Prime Minister has been pleased to reconstitute the Cabinet Committee on Privatization, the composition of the CCOP shall be as under:-

Mr. Chairman, if I could have your attention, and the composition is as under:-

1. The Prime Minister, Chairman of the CCOP, under this Notification issued by their Government in 2004 shows the Prime Minister to be Chairman of the CCOP.

- | | | |
|-----|---|---------|
| 2. | Minister for Commerce | Member. |
| 3. | Minister for Industries, Production
and Special Initiatives, | Member. |
| 4. | Minister for Information Technology
and Telecommunication | Member. |
| 5. | Minister for Labour, Manpower
and Overseas Pakistanis, | Member. |
| 6. | Minister for Petroleum and
Natural Resources | Member. |
| 7. | Minister for Ports and Shipping, | Member. |
| 8. | Minister for Privatization and Investment, | Member. |
| 9. | Minister for Textiles Industry, | Member. |
| 10. | Minister for Water and Power, | Member. |
| 11. | Advisor to the Prime Minister on Finance, | Member. |
| 12. | Deputy Chairman Planning Commission, | Member. |
| 13. | Governor State Bank, | Member. |

Any other Officer, Spokesperson which the Privatization Commission may deem appropriate Cooperate Member.

After this Notification how do you get out that the Prime Minister

is not involved.

جناب چیئرمین! آدھی سے زیادہ کلینز کے ہاتھ اس CCOP کے decision کے اندر
رنگے ہوئے ہیں اور کس طرح رنگے ہوئے ہیں؟ وہ آپ میرے کہنے پر نہ جائیں، میں تو یڈر آف
دی ایوزیشن ہوں یا ایوزیشن کا ایک کارکن ہوں۔ آپ وہ دیکھیے جو Supreme Court of
Pakistan نے اپنی judgement میں کہا کہ کس طرح وہ decision 31st March کا
flawed decision تھا۔ اس decision کے نتیجے میں omissions and commissions
commit کیے گئے اور کس طرح اس میں Privatization Board کو override کیا۔ کس طرح
جاتے بوجھتے ہوئے کیا اور یہ ریکارڈ پر میں آپ کو حجت کروں گا کہ ان کو اس بات کا علم تھا کہ
جناب عارف صیب اس کے اندر ایک bidder ہیں اور کیا وہ اس بات کو نہیں جانتے تھے کہ
Privatization Commission کے جو rules ہیں ان کے تحت وہ disqualified ہیں، لیکن
چونکہ دوستی، یادی، بھائی قبی، پو یار کو آگے لانا تھا لہذا تمام قوانین کو بالائے طاق رکھ دیا گیا اور
یہ میں نہیں کہوں گا جناب چیئرمین صاحب! یہ جیسے جیسے ہم آگے چلیں گے، آپ کو یہ بات
judgement سے پکار پکار کر ملے گی کہ 31st March کی جو meeting ہے ساری مشرارت کی جڑ
وہاں سے ہے۔ 31st March کی meeting کس کی meeting ہے، CCOP کی meeting
ہے۔ اس meeting کو کون preside کر رہا تھا؟ اس meeting کو Prime Minister preside
کر رہا تھا۔ جب Prime Minister preside کر رہا تھا تو یہ پھر اس کی moral responsibility
بنتی ہے کہ جب سپریم کورٹ ایسی باتیں اس کے لیے کہے تو پھر اس کو مستثنیٰ ہو جانا چاہیے
تھا لیکن ایسا نہ ہوا۔

جناب چیئرمین! آگے چلیں جو دوسری بات کسی گئی کہ corruption کا لفظ اس
judgement میں کہیں نہیں۔

There are three words Mr. Chairman, that this judgement finds, omission
and commission and misuse of power. Now let me take you to the words.
First of all, Mr. Chairman, let us look at the word 'corruption'. Corruption
according to the judicial dictionary at page 287, 'corruption' the term

covers criminal misconduct. The word that I am emphasizing, the term covers criminal misconduct. Let us move further Mr. Chairman. Law term 'corruption', the term covers criminal misconduct and then there is a whole plethora of Indian case law which is cited.

Now Mr. Chairman, keeping criminal misconduct in mind, let me take you to Blacks Law Dictionary and let me take you to the word, 'commission'. Criminal law, there are so many definitions of 'commission', the one is that was given by the honourable Minister for Parliamentary Affairs that is that commission

جو ہے وہ توفج کے اندر ہوتا ہے۔ وہ بھی اس کا meaning ہے لیکن آگے آپ چلیں تو

at page 272, criminal law, doing or perpetuation of a criminal act, doing or perpetuation of a criminal act Mr. Chairman, this is commission and let me take you now Mr. Chairman to Black Laws Dictionary to the word 'omission'. The neglect to perform what the law requires. The intentional or unintentional failure to act which may or may not impose criminal liability depending upon the circumstances.

So, Mr. Chairman, keeping this background in mind of the interpretation of the word 'omission and commission', I would take you still further and I would like to take you Mr. Chairman, to the much trumpeted and famous piece of legislation that they have brought about and which they cherished, that is the NAB Ordinance. When we come to the NAB Ordinance Mr. Chairman, before we move on to Section 9 of the NAB Ordinance, I would like to take you Mr. Chairman to the Preamble of the NAB Ordinance to show that what is the scope of the NAB Ordinance.

The Preamble of the Ordinance, see it Mr. Chairman, whereas it is expedient and necessary to provide for effective measures for detection, investigation. This falls in detection and investigation, prosecution and speedy disposal of cases involving corruption, corrupt practices, misuse, abuse of power, misappropriation of property, kickback, omission and for matters connected and ancillary or incidental thereto. Mr. Chairman, keep this Preamble in mind and now kindly come with me to Section 9. Mr. Chairman, Section 9

کے کن ضمنوں میں یہ آتا ہے۔ Section 9 سب سے پہلے deal کس سے کرتا ہے؟ Section 9 corruption and corrupt practices سے deal کرتا ہے۔

'A holder of public office' and a holder of public office is defined in this which includes an Ex or a sitting Prime Minister Mr. Chairman in the definition clause, if I am not mistaken. Yes it is, 'holder of public office means a person who is, number two, is or has been the Prime Minister. So, let us move forward. 'A holder of public office, or any other person is said to have committed the offence of corruption and corrupt practices and then it goes on Number 2, if he accepts or obtains or offers, here what is he offering the Steel Mills, offers any valuable thing without consideration or for a consideration which he knows to be inadequate, from any person whom he knows or to have been or likely to be concerned in any proceeding or business transacted or about to be transacted by him or having any connection with his official function or from any person who he knows to be interested in or related to the person who is concerned.

Let us move a little further Mr. Chairman, and let us move to 6;

which says "misuses his authority so as to gain any benefit or favour for himself or any other person or to render or attempt to do so or wilfully failed to exercise his authority to prevent the grant or retention of any undue benefit or favour which he could have prevented by exercising his authority." Has he exercised his authority in the meeting of the 31st. This would not have taken place. Let us go still further. If he has issued any direction policy or SRO; Statutory Regulation Orders or any other order which grants and enables any concession, undue benefits in any taxation matter or others to benefit himself or any relative. 7 would not be applicable because it deals exclusively with taxation.

Now, Mr. Chairman, keeping this in mind, let us go back to the judgement and before going back to the judgement and before reading from the judgement, Mr. Chairman, let me just show to you from the judgement, what position the Attorney General of Pakistan, he is not my engaged advocate, he is not your engaged advocate, he is the Attorney General, the Principal Law Officer of this Government and what is the argument that the Principal Law Officer gives? I would take you, Mr. Chairman, first to page 43 of this Judgement. Sir, I will just give you the paragraph. Paragraph 59, the fifth line from the bottom, Mr. Chairman, they at first talking about the arguments of other advocates and then they come and they say that the learned Attorney General, however, contended that in the facts and circumstances of the case, the Court may not enter into controvertial facts. So, first of all, the Attorney General is admitting that the facts are controvertial and can find out middle way to resolve the

controversy and what is the middle way that their Attorney General is recommending, the suggested way was to direct investigations, direct investigations provided under Section 27 of the Ordinance of 2002 that is the Privatization Ordinance and what is Section 27 of the Privatization Ordinance, Mr. Chairman? It calls for an inquiry by the Federal Government where it feels that irregularities have been committed and let me just show you that Section 27, Mr. Chairman, the Federal Government or any of its agencies authorised by it, may of its own or on a complaint oversee, scrutinize or investigate any privatization transaction within one year of the completion of the privatization after the expiry of the period referred to in sub-Section (1) the Federal Government or any of its agencies shall not be empowered to carry out any such scrutiny or investigation.

So, the Attorney General himself suggests to the Supreme Court of Pakistan that let there be an inquiry conducted by the Federal Government, whatever worth that inquiry would have been is another matter but the mere fact that he concedes to an inquiry and this Mr. Chairman, is to be read with what the learned Attorney General says at page 65 of the judgement and what does the learned Attorney General, Mr. Chairman, says at page 65 of the judgement? This is paragraph 78, Mr. Chairman, page 65, the last three lines of the paragraph. Learned Attorney General urged somewhat on similar lines even though he admitted that P.C. that is the Privatization Commission and CCOP,

CCOP وہ ادارہ ہے جس کو Prime Minister head کرتا ہے اور اس ادارے اور

Privatization Commission کے بارے میں اس حکومت کا Chief Law Officer کیا کہتا

ہے؟ وہ کہتا ہے کہ

have adopted somewhat convoluted procedure and Mr. Chairman, when you look at the ordinary meaning in the Oxford dictionary of the word "convoluted", its meaning is "twisted", and when you read into the intent of what the Supreme Court is saying, what does the twisted procedure mean and when you read this with his earlier statement that let there be an inquiry conducted under Section 27 of the Ordinance, it is an admission by the Principal Law Officer that all is not correct in this state or this part and that is what we are also saying.

Now, Mr. Chairman, let me move a little further and let me take you, Mr. Chairman, to page 28 of the judgement which deals with the question of the CCI. I think we can skip 28 and 29 because that deals with the premise on which the Council of Common Interests came and realising that the time is going by, I would simply say that it was that Council of Common Interests body which was envisaged in the 1973 Constitution so that it would protect the rights of provinces and it would protect their rights over their assets and, therefore, it said that it has held that the Privatization Commission and the Privatization Board in terms of the Ordinance of 2002 can act only as a limb of or an institution that is there to implement the policy recommendations of the CCI. So, the ratification of the Ordinance of 2002 has been given with this basic explicit thing that it can only be to the extent that the Privatization and the Commission are subservient to carry out the policies of the CCI and

therefore, they said that in these terms, it would be better because there was a controversy on the question of earlier validation by the CCI of the Steel Mills, therefore, they said that let the CCI be constituted in six weeks. We had been crying hoarse here since day one that the Constitution is being flouted, that the Constitution is constantly being violated, that the smaller provinces are being put at a disadvantage and the Government paid no heed but here also look at the intent and purpose of forming the CCI. The intent and purpose of forming the new CCI is nowhere near what has been said in the judgement of Supreme Court. The intent and purpose was only to take forward the economic agenda of this Government and what was that, Mr. Chairman, that when the CCI, for the first time, met after years of their coming into Government. It *ex-post facto* gave approval to 28 projects, it met for 90 minutes and in that 90 minutes, there was a single point agenda and that was the question of privatization. The water issue was not an important enough. Inter-provincial harmony was not important enough. NFC was not important enough but the question of the privatization of the Steel Mills was important because *puppoo yar* had to be accommodated. Therefore, Mr. Chairman, 28 *ex-post facto* approvals are given. Ten new projects are said OK. in mere 90 minutes.

یہ تو جناب چیئرمین! جس کو کہتے ہیں کہ گونگوؤں سے مٹی بھانسنے والی بات ہے کہ آپ نے کہا کہ جی یہاں یہ کرو تو لیں ہم نے 90 منٹ میں کر دیا۔ 28 پرائیویز کو کر دیا including the Steel Mills اور دس نئے کا بھی کر دیا۔ تو یہ تو respect ہے، یہ تو meaning of implementing the judgement of the Supreme Court ہے اب جناب

جیزمین! ذرا آگے چلیے 'I am sorry' اس سے پہلے کہ میں یہ بات ختم کروں، یہاں پر میں آپ کو آئین کے Article 154 کی طرف لے جانا چاہتا ہوں۔ Article 154 کے تحت۔

"The Council shall formulate and regulate policies in relation to matters in Part II of the Federal Legislative List and, in so far as it is in the relation to the affairs of the federation, the matter in entry 34 (electricity), in the Concurrent Legislative List, and shall exercise supervision and control over related institutions." And now I take you to sub clause (4):

"[*Majlis-e-Shoora* (Parliament)] in joint sitting may from time to time by resolution issue directions through the Federal Government to the Council generally or in a particular matter to take action as [*Majlis-e-Shoora* (Parliament)] may deem just and proper and such directions shall be binding on the Council."

Let us move to (5):

"If the Federal Government or a Provincial Government is dissatisfied with the decision of the Council, it may refer the matter to [*Majlis-e-Shoora* (Parliament)] in a joint sitting whose decision in this behalf shall be final."

I raise two issues here, one with reference to Clause (4), that Parliament whether it be the National Assembly, whether it be the Senate of Pakistan, the combined opposition is dissatisfied with the meeting that has been held of the CCI, and therefore, we demand on the floor of this House, that the Government summon a joint sitting of Parliament so that Parliament can take stock of that decision and Parliament can issue fresh directions to the CCI in the matter of privatization and in the manner in

which it should proceed.

Secondly, Mr. Chairman, Clause (5), it is not unanimous sir, the Chief Minister of the NWFP has taken objection to the decision of the privatization of the Steel Mills, it is not unanimous and therefore, the Government of the NWFP can tomorrow move that the Federal Government summon with the joint session, because one of the provinces is dissatisfied on this account. So, Mr. Chairman, it would be in the fitness of things, if the Government on its own initiative was to have the joint sitting summoned, before one of the provinces take up cudgels with this issue. What would you do if tomorrow the province of Sindh, the Provincial Assembly was to pass a resolution against the privatization of the Pakistan Steel Mills because huge amount of lands of the province of Sindh are involved in this, which we are going totally unaccounted for in the process of this deal.

Mr. Chairman, I would now like to take you to the question of the appraisal and the question of the profile of the Pakistan Steel Mills and again I will not say a word myself. I would take you Mr. Chairman, to page 63 of the judgement. Sir, this is page 63 and it is a running para from page 62 to 76. " A bare reading of the afore-referred advertisement would show that the Privatization Commission had invited Expression of Interest from strategic investors for the privatization of PSMC and the salient features of the public offering were mainly two:-

جو advertise کیا اس میں صرف دو باتیں کہی گئی تھیں۔

Sale of 51 to 74% equity shares. It was increased to 75 by way of a corrigendum by the PSMC. No. 2, the sale carried with it the transfer of

management control to strategic investors on and as is where is basis

یعنی جوں کا توں جیسے ہے ویسے آپ لیں گے۔ آگے چلیں۔

Mr. Chairman, there was not break up of the land which was to be sold to the strategic investors alongwith the PSMC. There was no undertaking that the liability of VSS upto Rs. 15 billion would be borne by the seller. There was no commitment that loans about Rs. 7.6 billion would be cleared before the sale, purchase agreement is signed. These concessions which have been offered after the acceptance of the bid were rather huge.

یہ میں نہیں کہہ رہا جناب چیئرمین! یہ Steel Mills کی judgement کہہ رہی ہے کہ آپ نے دو چیزیں دکھائیں پبلک کو اور جب پو کو Steel Mills مل گئی تو آپ نے کہا کہ یہ تمام مراعات کے ساتھ taxes بھی ہم pay کریں گے، زمین بھی تم لو Golden Hand Shakes بھی کریں گے، loans بھی ہم pay off کریں گے۔ تمام چیزیں ہم تمہیں کر کے دیں گے اور تم ہم سے یہ asset لے لو خدا کے لیے۔

جناب چیئرمین! اس میں میرا ایک لفظ نہیں ہے۔ یہ Supreme Court کی judgement page 63 پر خود بول رہی ہے اور یہاں پر چھوڑیں، آئیں میں آپ کو اور دکھاؤں۔ یہ کہیں گے کہ جی یہ ایک دفعہ ایسے ہی معمول چوک میں سپریم کورٹ نے کہہ دیا ہے۔ آئیں جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کو پیرا گراف آٹھ of the judgement پر لے کے چلتا ہوں۔ یہ کیا کہتا ہے جناب چیئرمین! پیرا گراف آٹھ کہتا ہے کہ

it may not be out of place to mention here that at the time of the issuance of EO-1 the Privatisation Commission intended to sell 51 to 74% out of 10% equity shares in PSMC but at the time of bidding total 75% shares were put on sale.

آگے سنیں

a perusal of the profile of the PSMC published in the newspapers in the case that nothing was mentioned therein in respect of the incentives which were provided later to the successful bidders by the Privatisation Commission including the exclusion. Mr. Chairman these are not mild words. This is the judgement of the Supreme Court of Pakistan which is speaking. Successful bidders by the Privatisation Commission including the exclusion of the price of land on which units, project is situated that is four thousand, four hundred and 57 acres and goodwill of the PSMC. The incentives, concessions not advertised but extended to the successful bidders included. No. 1 and bear with me, Mr. Chairman, and if you have a weak heart then let me put you at warning. No. 1, the stock in trade contained in the unit was about Rs. 10 billion. No. 2, the commitment of the Government of Pakistan to clear the loan liability of PSMC which was due for the year 2000 and 2013 to 2019

یعنی یہ قرضہ 2013ء اور 2019ء میں جا کر Government نے clear کرنا تھا۔ انہوں نے کہا جناب آپ ہمارے مانی باپ آگئے ہیں، آپ کے لیے ہم یہ قرضہ فوری طور پر clear کرتے ہیں amounting to about Rs. 7.6 billion from the cash of Rs. 8 559 billion lying with the mills as far the statement of account. No. 3 refund of Rs. 1 billion paid in advance as tax to the Government of Pakistan.

4. Responsibility accepted by the Government of Pakistan to satisfy the claim of workers opting for Voluntary Separation Scheme upto rupees 15 billion, you had all of this Mr. Chairman. You had the price of land and the Government of Pakistan is failing in the privatising the Steel Mills by saying that

یہ assets بھی لو اور اوپر سے ہم سے پیسے بھی لو اور خدا کے لیے ہماری جان اس project سے بھڑواؤ۔

جناب چیئرمین، ایک گھنٹہ ہو گیا ہے تقریباً۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I am just winding up. If I am irrelevant or if I am going out of it

آپ مجھے جانیں گے اگر میں کوئی زیادہ تقریر نہیں کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین، نہیں، دوسروں کے لیے time دیں so that they should speak on it.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, sir,

میں یہاں پر اتنا عرض کرنا چاہوں گا کہ بات ہو رہی تھی کہ صرف irregularities کو اس judgement نے دیکھا ہے اور کچھ نہیں میں بہت جلدی سے آپ کو page 41 پر لے چلتا ہوں اور وہاں پر سپریم کورٹ کیا کہتی ہے کہ financial institutions یا financial policies میں ہم کب interfere کرتے ہیں اور وہ اس میں مدد لیتے ہیں جناب چیئرمین! جو مختلف judgements اس دوران پاس ہوئی ہیں۔

Mr. Chairman Sahib, on page 41 likewise in the case of 'Balco Employees, it is the Supreme Court of Pakistan....

(اس دوران اذان مغرب سنائی دی)

جناب چیئرمین، ختم کر لیں۔

I will take a little more time and سنایٹر میاں رضا ربانی، نہیں جناب، after that I will continue. more time مغرب کے لیے وقفہ کر لیں پھر

Mr. Chairman: You want more time after Maghrib.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I need more time after Maghrib.

Mr. Chairman: So, we adjourn for Maghrib Prayers and we will reconvene at 7.25 p.m. Insha Allah!

(The House was then adjourned for Maghrib prayers)

(اس مرحلے پر وقفہ نماز مغرب کے بعد دوبارہ اجلاس شروع ہوا)

جناب چیئرمین، جی رضا ربانی صاحب۔ Keep in mind the time۔

سینیئر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، پوائنٹ آف آرڈر نہیں لیتے چونکہ پہلے ہی وقت کم ہے۔

سینیئر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، میں ایک منٹ لوں گا۔

جناب چیئرمین، پھر سب ایک ایک منٹ کہیں گے۔

سینیئر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ پولیس کے اہلکاروں نے مجھے یہاں پر آنے سے روکا۔ میں یہاں پر پیدل آ رہا تھا تو ایک بندے سے پولیس ڈالے نہ رہے تھے۔ وہ چیخ رہا تھا کہ میں ایم این اے ہوں، مجھے جانے دو۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ہم نہیں بھجوزیں گے ہمیں آرڈرز ہیں۔ میں پیچھے سے پہنچا۔ انہوں نے مجھے روکا۔ میں نے اپنا کارڈ دکھایا، انہوں نے کہا کہ رک جاؤ، نہیں بھجوزیں گے۔

جناب چیئرمین، یہ کب کی بات ہے۔

سینیئر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، ابھی ابھی کی بات ہے۔

جناب چیئرمین، کون سے گیت پر۔

سینیئر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، ابھی اس گیت پر، میں جب سڑک cross کر کے

ادھر آیا۔ یا تو آپ ہم سب کو کوئی گاڑیاں لے کر دیں۔ بھنڈا وغیرہ ہوتا تب ہماری شناخت ہوتی۔

جناب چیئرمین، نہیں ID کارڈ بھی شناخت ہے۔

سینیئر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، ایم این اے کی تو باقاعدہ چٹائی کر رہے تھے،
گریبان سے پکڑا ہے۔ مجھے بھی روکا ہے۔ ابھی باہر۔ میں کہتا ہوں کہ یہ انتہائی زیادتی کی ہے۔
جناب چیئرمین، ابھی چیک کروا لیتے ہیں۔

سینیئر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، میں ان کے نام لے کر آیا ہوں۔ ایک کا نام فیصل
رانا، اس کا نمبر 7909 ہے، دوسرے کا نام پرویز اقبال، اس کا نمبر 1996 ہے۔
جناب چیئرمین، کیا نام ہے۔

سینیئر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، ایک کا نام فیصل رانا، اس کا نمبر 7909 دوسرے کا
نام پرویز اقبال، اس کا نمبر ہے 1996۔ یہ انتہائی بد اخلاقی کی بات ہے۔
جناب چیئرمین، پولیس کے تھے یا سکورٹی کے۔

سینیئر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، یہ اسلام آباد پولیس کے بندے ہیں۔ ایم این اے
سے میں نے نام پوچھا تو اس نے بتایا کہ میرا نام عابد علی منگ ہے۔ پولیس والے اس سے لڑ
رہے تھے۔ وہ کہتا تھا کہ میں ایم این اے ہوں، کہتے تھے نہیں پھوڑیں گے ہمیں آؤ رہے۔ میں
پچھے سے آیا، مجھے روکا، میں نے کہا میں سینیئر ہوں، کہا آپ رک جاؤ، نہیں پھوڑیں گے۔ بڑی
بد اخلاقی کی بات ہے۔

جناب چیئرمین، غلام صاحب آپ اندر بلڈنگ میں آرہے تھے۔

سینیئر میاں رخصتار بلی، لاہر سے آرہے تھے۔

سینیئر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، ان کے خلاف کارروائی ضرور ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین، میں چیک کروا لیتا ہوں۔

سینیئر کامل علی آغا، اس کی انکوائری کرواتے ہیں جو بھی ذمہ دار ہوگا اس کے
خلاف کارروائی ہوگی۔

سینیئر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، انکوائری کس بات کی

you do not believe in Senator.

سینیئر کامل علی آغا، نہیں کھوسہ صاحب یہ بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں یہ انکوائری کروائیں گے کہ کیا ہے، کیا نہیں ہے؟

سینیئر کامل علی آغا، جناب کھوسہ صاحب بہت بڑے criminal lawyer ہیں -

میں بڑے ادب سے یہ کہہ رہا ہوں کہ ابھی انکوائری کرتے ہیں کہ وہ کون لوگ تھے۔ جو بھی ہوں گے جناب! ان کو سزا ملے گی۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے اندر ہمارا داخلہ حق ہے اور اس حق کو کوئی بھی نہیں ختم کر سکتا۔

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، دو چار مہینے لگ جائیں گے یا۔۔۔۔۔

سینیئر کامل علی آغا، دو چار نہیں ابھی آج ہی انشاء اللہ کوشش کرتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، بلیدی صاحب! ایک جس کے ساتھ یہ معاملہ پیش آیا اس نے raise

کر دیا۔ اس میں بحث کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تشریف رکھیں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

سینیئر کامل علی آغا، بلیدی صاحب کو پتا ہے جی، حالانکہ وہ بات ثابت بھی نہیں

ہوئی تھی۔ ہم نے ان کے خلاف بندوں کو suspend کر دیا تھا۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، بلیدی صاحب تشریف رکھیے۔ رضا صاحب continue please

سینیئر میاں رضا رabbani، آغا صاحب ذومعنی جملے کہتے ہیں this is not fair.

سینیئر کامل علی آغا، نہیں جناب! میں نے کوئی ایسے نہیں کہا criminal lawyer

فوجداری وکیل ہوتا ہے۔ میں بھی فوجداری وکیل ہوں۔

Senator Mian Raza Rabbani: Thank you sir, I will take a little

bit of time.

جناب چیئرمین، کتنا وقت لیں گے members are worried for me کہ بھئی
ہمیں کتنا time ملے گا تو تمہارا ذرا خیال رکھیے۔

Senator Mian Raza Rabbani: Yes sir. Sir, if I am a bit irrelevant or if I am attacking someone then you can hold me up.

Mr. Chairman: No, no.

Senator Mian Raza Rabbani: I am trying as quick as possible. Sir, just to, very quickly, recapitulate where I had left of, I was taking you to that portion of the judgement which deals with the Supreme Court having said that normally in financial matters or financial policies, we do not interfere but they have given a caveat and they have cited two judgements from courts out side of Pakistan, which I would just read the relevant portion and this is essential, because this answers another very important question and that very important question is that the honourable Minister for Parliamentary Affairs said that can you show us, that where in the judgement, is it written, that an FIR should be registered, that the NAB ordinance should come into play or any action should be taken against the Prime Minister. So, it is to answer that question that I am just showing you this portion.

Mr. Chairman: Which page in this?

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, this is page 41 of the judgement and this sir, in continuation from page 40 of paragraph 57, and says " likewise in the case of Balco Employees *ibid*, the Supreme Court of India observed as follows." Now sir, I had initially intended to read the

whole thing but since you are saying that we are running short of time, straightaway I would take you to line 7 and line 7 says, "Is demonstrated" and now we are talking in term of the policy, "Is demonstrated" to be so violative of the constitutional or legal limits on power or so abhorrent it to reason that the court would decline to interfere. In matters relating to economic issues, the government has, while taking a decision, right to "trial and error" as long as both trial and error are *bonafide* and within limits of authority."

Now, Mr. Chairman, we move on to paragraph 58 and paragraph 58 is that "the parameters of judicial review was graphically commented upon in Associated Provincial Picture House Limited bid which has been relied upon by counsel for both sides, wherein the concluding paragraph, the court came to the conclusion in the words of Lord Somervell as under: and here again sir, I intended to read the whole thing to you but I would desist from doing that and I would take you to line 7 from the bottom, "the powers of the court to interfere in each case is not that of an appellate authority to override a decision of the local authority but is that of a judicial authority which is concerned and concerned only to see whether the local authority have contravened the law by acting in excess of the powers which Parliament has confided in it".

Now, Mr. Chairman, this clearly shows that the question which is being asked here the judgement establishes beyond a shadow of doubt that the powers vested in the Cabinet Committee on privatisation was misused, that the privatisation process was not in accordance with the rules and regulations and the law of the Privatisation Commission. They

have established that. Once that has been established, it is now for the process of law to take its due course and processs of the law to take its due course would be under Article 189 and 190 of the Constitution of Pakistan where all government authorities have to act in aide of the judgement of the Supreme Court and that would mean that it would be now incumbent upon NAB to move in terms of what I had shown you earlier in terms of the NAB Ordinance because judgement clearly establishes this.

Now, Mr. Chairman, very quickly moving on to the other aspects I would have shown you, I will give you the pages 45, 46, 47 and 48 of the judgement but I would refrain from going into them that since there is paucity of time but clearly establishes that the judgement of the Supreme Court is based not on the press cuttings or clippings. That was given by the petitioners but is based on the documents and the record which was provided by the respondents themselves and it has been stated more than clearly at page 47 and 48 that it is on that record which government itself has provided to us that we are basing our observations and our findings.

Now, Mr. Chairman, I had pointed out to you earlier that on the question of the land not being taken into account and here I am sorry but I would seek your indulgence and I would have to read from page 49 of the judgement, Mr. Chairman, and page 49 of the judgement states at para 63, in the instant case during the hearing of the case, the land of PSMC had been one of the focal points for consideration, both for the court as well as for the learned counsel appearing on behalf of the parties. Perhaps this

issue has arisen in view of the report which has been submitted by the PSMC in respect of its affairs which says that value of the non-core property situated in the downstream industrial state is considerably high, therefore, the evaluation of the land has attained importance under the circumstances of the case. As already stated in para (supra) the terms of reference given by the Privatisation Commission to the valuer did not make any reference to determine the value of land. A perusal of the report of the statement of affairs of the PSMC reveals that PSMC has total of 19 thousand, eighty six acres of land out of which a little less than nine thousand acres is meant for labour colony and a little more than one thousand acres is earmarked for plants, storage of raw-material and waste products. The Government of Pakistan has offered plant and machinery located in 4,457 acres of land for bidding purposes but unfortunately in the reference sent to the financial advisor, nothing was stated for the valuation of the land and if the same was added in the assets then what would be the price of a share which the government was going to privatize. It was all the more essential as strategic equity shares of 75% and management control was being handed over to the successful bidder with this percentage of share holding the owner under the Company's Ordinance has very wide powers. It was previously for these reasons that the Disinvestment Commission and then it goes on. Mr. Chairman! at page 51, I take to you to line No.4 and from here I would just read and it says:

"When the case was being heard and the report was being examined learned Council appearing for the respondents candidly,

they themselves candidly admitted that the Financial Advisor, City Group, and City Group as we know is represented by whom? City Group had not valued the land on which the PSMC is located which is described as poor land, these are not my words, these are of the Supreme Court's. This fact is also evident from the report of the City Group contrary towards the agreement of sale and purchase, as per clause 4 (2) of the sharers' share and purchase agreement dated 24-4-2006 entered with purchasers, lays down condition precedent to completion that notwithstanding any other provision of this agreement, completion shall not occur until and unless the unmuted land has been muted in the name of company in the relevant record uprights. When we enquired from the learned counsel from PC that without adding the value of the property (essence of the PSMC in terms of Section 24 read with the Evaluation Rule 3, how can property land be muted he got recorded the following statement as an officer of the court but not as a counsel of the PC and then it goes on and there he has admitted to that effect.

Now, Mr. Chairman! sir, on the question of evaluation, very quickly I would take you to page 52 of the judgement and what does page 52 of the judgement has to say, this is the bottom part of the judgement line 5: It was admitted in the bottom part of page 52, Mr. Chairman, line 5, it was admitted by the learned counsel appearing on behalf of the official respondents that these unaudited financial statements were prepared on book value, historic value and not on the basic basis of market value of assets, stock in trade, raw materials, etc. It is important to note that the

market value of the assets is set all over the world. Reference in this behalf may be laid and then it goes on and then Mr. Chairman! I take you to page 55 and at page 55 the second line from the top, both the reports prepared by the City Group and Taseer Hadi for whom the bidders got prepared the report had calculated the discounted cash flow from 2005 onwards without having regard to the fact that, after restructuring in the year 2002 and 2003, the PSMC did increase its profitability. So, therefore, the most lean year was taken into consideration and this is what the Supreme Court of Pakistan has said that the two evaluators that is the City Bank and Taseer Hadi again appointed by them have said this and then Mr. Chairman, I would take you very quickly to page 57 and the bottom part of a paragraph of page 69 for reasons and I would read very quickly Mr. Chairman:

"For reasons best known to the FA i.e the Financial Advisor and which has not been explained either it is the written statement filed by the Counsel for the P.C or by the Counsel for the Federal Government. The final report, this is the final evaluation report. The Final Report was submitted to P.C on 30th March, 2006.

Now Mr. Chairman! this is not what, this is not the chronology of events that I am giving. This is the chronology of events that the Supreme Court of Pakistan is giving that the final report was submitted to the P.C and P.C is required to examine it at its own level so as to fix a fair reference price for approval by the CCOP, this belated submission just 24 hours, this is not me, this is not Raza Rabbani this is the Supreme Court

of Pakistan which says, this belated submission just 24 hours before the bidding day on the one hand deprived the P.C to assess the report independently and the CCOP of a well considered and independent comment on the said report on the other hand. Mr. Chairman, this is not what I have said, this is what the Supreme Court of Pakistan is saying.

And now Mr. Chairman, let me take you to the crunch and the crunch is Mr. Chairman, at page 58 and this is the crunch on the decision of the CCOP and what do they have to say at page 58 Mr. Chairman, this is paragraph 71, this brings us to the question as to whether the decision taken by the CCOP on 31-03-2006 for sale in favour of anybody offering more than the reference price of the share that is rupees 16.161 is valid.

The Supreme Court says; unmindful of the codal violation, violation of para 3.2.6 of the terms of reference sent to the valuer and of the qualitative infirmity, the PC carried out the exercise of preparing a summary for approval of the reference prices by the CCOP the same day. According to the written statement filed by Mr. Zahid Hameed, consultant P.C during course of hearing on 30-03-2006, the Board of Privatization convened and deliberated on the PSMC which took 4 to 5 hours. Mr. Chairman, this is reflective of what happened in 90 minutes, the CCI does it. Here you are going ahead and you are privatizing the mother of all industries and the maximum time that it can find for this is 4 to 5 hours and they say that the whole matter is done with.

I would then take you Mr. Chairman, to page 61 of the judgement and Mr. Chairman, page 61, paragraph 74 and this is now, they are talking

about the summary which has been sent to the CCOP and now comes a question of what they have to say about the decisions taken on the summary. This is paragraph 74, page 61, the above decision of the CCOP not only reflects disregard of the mandatory rules but also material which was essential for arriving at a fair reference price. Because firstly determining the reference price for approval of the CCOP is a separate exercise to be carried out in terms of Rule 6 of the Privatization Commission (Valuation of Property) Rules, 2001 whereas the approval of the highest bidder is a separate exercise undertaken under the Privatization (Modes and Procedure) Rules, 2001. Rule 4(2) of these rules mandates that, " Upon selection of a highest ranked bidder as specified in sub-rule (1), the Board shall refer the matter for approval , or rejection of such highest ranked bidder with full justification, to the Cabinet". While approving the summary and now what the CCOP do, while approving the summary, the Cabinet Committee totally ignored Rule 4 of the Privatization (Modes and Procedure) Rules , 2001 , referred to above and instead abdicated its authority to the Privatization Commission to issue Letter of Acceptance to whoever is the highest bidder. Secondly , the Cabinet Committee totally ignored the proposal of the Board of the Privatization Commission that the net assets should also be included while valuing the project.

Thirdly, the decision that the Government of Pakistan shall bear the liability of the entire BSS of the employees of the PSMC was neither part of the summary submitted by the Privatization Commission, nor it was

included in the initial public offering which I had read to you earlier, public offering given to the bidder through advertisement.

Fourthly, notwithstanding with the proposal of the Board of the Privatization Commission to value the share of PSMC at the rate of Rs. 17.43. It reduced it to Rs. 16.18 without assigning any good reason whatsoever, this is not me, this is the Supreme Court, without assigning any good reason whatsoever, this is violative of Section 24 (a) of the General Clauses Act of 1977 as interpreted by this court and then it goes on Mr. Chairman, who is heading the CCOP? I have just shown to you through this notification that it is the Prime Minister and his band of Ministers who constitute the CCOP. If this is the finding of the Supreme Court of Pakistan, if this is not an indictment against the Prime Minister and his colleagues in the Cabinet, then, what else is an indictment? What else is an FIR? What else should the Supreme Court of Pakistan say so that the Prime Minister feels the moral courage, gets the moral courage to tender his resignation and to save the nation and his political party from the grilling that it is going through at this stage. Mr. Chairman, the matter does not end there.

I think.... جناب چیئرمین، رضا صاحب! وقت کا خیال رکھ لیں

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I am not irrelevant, I will just take another 10 minutes.

(Interruption)

میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ تمہوڑا ذرا۔۔۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, am I irrelevant? Am I out of the ambit or am out of the orbit?

(Interruption)

Mr. Chairman: But there is time factor.

(Interruption)

سینیٹر پروفیسر غورشیہ احمد، جناب چیئرمین! point of order.

(Interruption)

جناب چیئرمین، وسیم صاحب بول رہے ہیں، ذرا سن لیں۔

Senator Wasim Sajjad: The honourable speaker is relevant but I don't think relevancy has any connection with the time limit. A person could be relevant and speak for 40 hours, it does not mean that you have to give him 40 hours.

جو آپ نے fix کیا ہے

he is highly relevant, I am not saying irrelevant, highly relevant, highly to the point but I think the time limit, which was determined by you, should be observed.

(Interruption)

سینیٹر پروفیسر غورشیہ احمد، جناب چیئرمین! اگر آپ اجازت دیں تو ایک بات عرض کروں۔ میرا خیال ہے کہ یہ پارلیمانی روایات کا حصہ ہے کہ Leader of the House اور Leader of the Opposition کو وقت گھڑی دیکھ کر نہیں بلکہ موضوع کی مناسبت سے دیا جاتا ہے اور اس سے پہلے اس ایوان کی روایات موجود ہیں۔ غلام اسحاق خان صاحب کے زمانے میں انہوں نے ایک کہنہ نہیں دو، دو، ڈھائی، ڈھائی کہنے وقت دیا، اگر issue important تھا اور relevant ہو تو دونوں باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے عالمی پارلیمانی روایات کے مطابق

جہاں کم از کم Leader of the House اور Leader of the Opposition کو موقع دیا جاتا ہے اور اس ملک کے اس ایوان کی روایات کے مطابق جیسا کہ اہم issues پر وقت کی قدغن نہیں لگائی گئی، میں درخواست کرتا ہوں کہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اور رضا صاحب دلائل، ثوابہ اور court judgement کی روشنی میں یہ case پیش کر رہے ہیں اور صرف آپ کو ہی نہیں پوری قوم کو خطاب کر رہے ہیں اس لیے انہیں یہ موقع ملنا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، بولیں لیکن جتنا minimum رکھ سکیں کیونکہ پھر دوسرے

speakers کا بھی وقت ہے everybody is willing...

(ڈیک بجانے لگے)

Senator Mian Raza Rabbani: I will be conscious of it and keeping your...

Mr. Chairman: And this should also...

پھر باقی repeat نہ کریں that mean they will not have to...

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I am conscious of your observation and let me point out that during the Maghrib break there are a lot of portions that I have skipped over and now almost coming towards the end of it and I will take another about 10 to 12 minutes.

Mr. Chairman: As quickly as possible.

(Interruption)

سینیٹر گلشن سعید، یہ ضرور فیصلہ پڑھ کر سنائیں مگر ہمارے وزیراعظم کے بارے میں ان کے جو الفاظ ہیں کہ FIR کاٹنا وغیرہ اس طرح کی باتیں نہ کریں۔ یہ بڑی غلط بات ہے۔ اگر انہوں نے FIR کنوائی ہے تو پہلے اپنی وزیراعظم کی کنوائی لیتے۔ یہ بات غلط ہے، بات ضرور کریں مگر اس طرح کے الفاظ اس باؤس میں نہیں سنے جائیں گے۔ یہ پارلیمانی روایات کے خلاف ہے۔ میں request کر رہی ہوں، میں ناراض نہیں ہو رہی۔ ان کو صرف اپنی بات تک رہنا

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, if the House is in order.....

جناب چیئرمین، جب آپ بولیں گے تو House in order ہو جائے گا۔

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I had taken you to page 62 and we were on the question of the decision of the CCOP and the observations that had been given by the Supreme Court of Pakistan and at page 62 Mr. Chairman, at the top of the page, line 2, court goes on to say, but if the decision of the authority betrays total disregard of the rules and the relevant material then the said decision fails the test of reasonableness laid down by the constitutional courts for the exercise of the power of judicial review face which such a situation that a constitutional court would be failing in its constitutional duty if it does not interfere to rectify the wrong, more so when valuable assets of the nation are at stake.

This, Mr. Chairman, is what the Supreme Court had said and now I take you very quickly to the next paragraph which is 75. The last question pertains to the question of divulgence in the initial, this I have already dealt with and therefore, I would not go into it again. I would then Mr. Chairman, take you very quickly to again, if you do not want me to read, I won't read from that but I will give you the pages so that they are on record and this is with regard to persons who are disqualified and I will show to you that at page 60 of this, the CCOP was well aware of the fact that Arif Habib was disqualified, at page 60 Mr. Chairman, of the

judgement which is carrying the minutes at page 73, the minutes of the CCOP start and these are the minutes of the meeting of 31-3-2006 and No. 6, I would take you to Privatization, this is at page 60. Privatization Division briefed the CCOP on the profiles of the prospective bidders also and that it goes on of the other things. So, therefore, the CCOP meaning the Prime Minister was well aware of the facts that Mr. Arif Habib was not qualified and why Mr. Arif Habib was not qualified Mr. Chairman, it is at page 67 of the judgement of the Supreme Court of Pakistan then it is at page 68 of the judgement of the Supreme Court of Pakistan where the rules of the Privatization Commission have been quoted and it has been shown request for statement of qualification, Pakistan Steel Mills Corporation Ltd. Oct, 2005 and in that the definition clauses which laid down has a track record of cooperate behaviour evidencing any wilful default on any of his obligation to any Bank or financial institution in or outside of Pakistan or is currently in default of its payments, obligations to any bank or financial institution then it goes on, is involved in any litigation, arbitration or any other dispute or event which may have a material adverse effect on its ability to acquire the equity shares or to manage the PSPMSC after completion of acquisition of the shares, parties have filed the statement of accounts and so on and then Mr. Chairman....

Mr. Chairman: You better give reference rather reading.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I am skipping through as you have seen, otherwise I would have gone on and then Mr.

Chairman, I take you to page 69 and on page 69, it is very interesting Mr. Chairman, the judgement Mr. Chairman, lists the various cases in which Mr. Arif Habib, at page 70, paragraph 87, are the FIRs, I would have normally read them but.....

جناب چیئرمین، صرف reference دیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: At page 70, paragraph 87 is the list of all the 9 to 10 FIRs which are there in the order of the Supreme Court which shows that he was ineligible at that time.

لیکن کیونکہ ان کو قائدہ پہنچانا تھا لہذا اس بات کو CCOP نے ignore کیا۔ Page 60 پر میں آپ کو دکھا چکا ہوں of the judgement کہ CCOP was well aware کہ یہ ان کی صورت حال ہے۔ پھر اس کے بعد جناب چیئرمین صاحب! very quickly let me take you on bidders ایک تھے اور جن کے ساتھ پھر agreement کیا گیا finally وہ دوسرے لوگ تھے۔ اس میں جناب چیئرمین! میں آپ کو فیصلے کے page 73 پر لے چتا ہوں۔

And I would very quickly just read for you. After bidding the consortium consisting of Magnitogorsk Iron and Steel Works, Tawakul Group of Companies and Mr. Arif Habib Group of Companies was declared successful and the letter of acceptance dated 31-3-2006 issued but surprisingly and this is not me, the agreement dated 24-4-2006 was executed between and the party's vital been given are totally different. Mr. Chairman, in order to save time it is page 73 and 74 on which it is clear that bidders are different than the purchasers, the names of the purchasers shown in the agreement dated 24-4-2006 have not been approved by the CCOP. This is the Supreme Court of Pakistan and then Mr. Chairman,

page 74 and 75 and they go on page 76. Mr. Chairman, these are the observations of the Supreme Court and now let me very quickly take you back to page 65 of the judgement of the Supreme Court and what does page 65 of the judgement of the Supreme Court have to say, page 65 Mr. Chairman, says that the transaction, this is paragraph 78. This transaction is outcome of a process reflecting serious violation of law and gross irregularities with regard to sale of the first and the biggest Steel Mills that this country has. From the facts admitted before us, even the procedural irregularities are not disputed. It has been argued by Mr. Abdul Hafeez Pirzada that rule 4 (2) of the Privatization Commission (Modes and Procedure) Rules 2001 has been satisfactorily applied even though it was conceded that the name of the highest bidder was neither before the CCOP nor approved. The fact is that even the bidding took place after the CCOP decision dated 31-3-2006. He obliquely suggested that in any case the CCOP knew the names of the bidders. If this be correct, how could the CCOP import its behind the scene knowledge into decision making and that also without noting it. And then Mr. Chairman, finally at page 66, paragraph 82....

جناب چیئرمین، صرف reference دیں، سارا نہ پڑھیں۔

سینئر میاں رضا ربانی، جناب! یہ مجموعہ سا paragraph ہے۔

Sir, this is a very small paragraph. Besides it has been noted by us with concern that the whole exercise reflected indecent haste by P.C as well as CCOP and who heads the CCOP, it is the Prime Minister, in that on 30th of

March 2006 the final report of the F.A. is received, the officials of the P.C process the same on the same day, the meeting of the Board of Privatization Commission also takes place the same day and the summary is prepared the same day. All of this is happening on the 30th of March. This is not my calendar. This is what the Supreme Court is saying in paragraph 82, the very next day i.e. 31st of March 2006, the CCOP meets, considers the summary, fixes the reference price and authorizes the PC to approve the highest bid and then at the end it says, apart from the illegality noted above, complete violation of Rule 4, this unexplained haste casts reasonable doubt on the transparency of the whole exercise.

Mr. Chairman sir, in conclusion, now if you allow me to read, it will be very quick in just two minutes. In conclusion sir, the sum total that emerges from all that I have read to you, from all that is there in the judgement of the Supreme Court, the sum total of the charges that emerge are and I would be very quick in reading them.

No. 1. Admittedly the financial advisors valuer M/s City Group prepared the evaluation report. On the basis of the report submitted by A Farguson Corrus and Andignamin Co., without taking independent exercise in respect of accounting taxes etc. and other aspects of the matter. It is admitted that they were prepared on the historical values of the assets of the concern according to the book value which is always based on the P.C price of the unit. This is para five of the judgement.

No. 2 Valuable Co land was not accounted for. The value of inventories, it was admitted before the court, was not less than 12 billion.

Similarly the refund of 1 billion excess tax could have been received by the bidder after issuance of the letter of acceptance . In this matter minus the price of the land, the bidder shall be having the benefit of Rs. 12.451 plus Rs. 8.57 cash in hand as per statement of net assets dated 21st March 2006 plus one billion refund of Rs. one billion tax as per report 2002 which is equal to 21.68 billion rupees .

No. 3. The profile of the Steel Mills published in the newspapers did not mention the incentives and concessions extended to the successful bidder, that is paragraph 68 of the judgement.

No. 4. Admittedly according to the report of the valuer City Group, the value of land has not been added in calculating the price, that is para 9 of the judgement.

No. 5. The Cabinet Committee on Privatization did not accede to the proposal of the Privatization Board with regard to the inclusion of the value of total assets and also the share price worked out by it. This is para 10 of the judgement.

No. 6. That in view of the decision taken by the CCOP on 31st March 2006, the share price was fixed at 16.18 per share. This is paragraph 10 of the judgement.

No. 7. That as a consequence of the decision of the CCOP on the 31st March 2006, the letter of acceptance was issued on the same day to the consortium and the matter was not placed before the CCOP again in contravention of the rules and law. This is para 11 of the judgement.

No. 8. The final report of the financial advisor was submitted to

the Privatization Commission on 30th March, 2006 the day the Privatization Commission sent a summary to the CCOP regarding approval of the reference price. This was in violation of para 3.2.6 of the written agreement of the contract of the evaluation project which requires the report to be submitted six weeks prior to the bidding date. This belated submission just 20 hours before the bidding day deprived the P.C and the CCOP to assess the report independently. Para 19 of the judgement. The decision of the CCOP on 31-3-2006 disregarded the mandatory rules as also the material which was essential for arriving at a fair reference price because firstly determining the price of the approval of the CCOP is a separate exercise. This paragraph I have already read to you which is 17 of the judgement.

No. 10. The indecent haste by the Privatization Commission as well as the CCOP is evident from the fact that and this paragraph I have also read to you Mr. Chairman. This is paragraph 82 of the judgement, number 11, the fact that one of the components of the consortium mainly Mr. Arif Habib Group of companies was disqualified and this also I have read to you, this is paragraph 85 of the judgement and number 7 sir, that the bidders who were one set of persons and companies while the final agreement was signed between by other bidders and companies. Mr. Chairman, if after all of this open indictment, this open FIR, these open facts stated in the judgement of the Supreme Court of Pakistan, if after all of this, they say that the case is not made out then I don't know what they are looking forward. But in the eyes of the people of Pakistan a case and

an FIR has been made out and it is today the cry of the people of Pakistan that the Prime Minister resign, resign and resign. Thank you sir.

Senator Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Sir, on a point of personal explanation.

Mr. Chairman: Personal explanation O.K.

Senator Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Sir, the honourable leader of the Opposition while mentioning different allegations against the Government also said about Railway locomotives, golf course and wagons. Since I was the Railways Minister and two of these deals took place, I think, I would like to put the record straight before the House. It is very essential because I want to make a statement at the outset that there was no scam, there was no financial bungling, there was no wrong doing.

Now I will put the facts before you sir. As far as the golf course is concerned, it is all old golf course sir, in the British days. Railway was spending two lac rupees per year on its maintenance and only 12 Railway Officers used to play golf. Whereas there were more than 5 hundred non-railway members and the golf course was in the hands of some retired Ex railway officers. So, we decided that it must be commercialized so that Railways can get some benefit out of it rather than spending money on it and letting it be used by non-railway officers. So, we duly advertised in national papers, in international papers, bids were received, highest bid was that of national corporation of Malaysia who were awarded the contract. Sir, the contract terms are, it is a lease for 49 years. They have

made a payment of 1.5 million dollars at the outset followed by 30 million rupees to be paid over the next one year and then there are different instalments and the total amount comes to 5.7 billion rupees which Railways would receive from this golf course. In addition to that sir, Railways is to get 10% of all the profit that the company makes whether through membership, whether through cafeteria or through any other purpose on that golf course. In addition to that there are the land user charges which the Company has to pay. Of course, it is a different issue that after I had left they have sold out their interests to a construction company which I have nothing to do with and they are running the Golf Course but this has given Pakistan the only international standard golf course in the country. Sir, the best part of the deal is that after it is reverted back to Railways, after 49 years the entire property built on it, whether it is the club house, whether it is the golf academy that they have built, whether any other construction that takes place would belong to Pakistan Railways without any compensation to the Company. So, that is the Railways golf course deal which is the best possible deal and it was opened up before everybody. It has been examined by NAB and cleared and even now I am prepared for very eminent lawyers and we have across the aisle anyone of them can come and see the deal, the advertisement, the bidding, everything is available but somehow certain people and I will talk a little later, continue to call it a scam, there is no scam. I would like to make it absolutely clear sir, there is no scam, it was above board, it was the best possible which had benefitted to Railways and Railways has

given a complete detailed explanation in the press also.

Now, sir, I will come to locomotives. It was much talked of in the press. Sir, I take you back to 1999 when we took over and I was given the charge of Railways. Railways was totally dead. That phase was miserable. Those of my brothers who travel in the Railways know what the condition of the trains was. People used to fall out of the compartments because there were holes even in the floor of the train. There were no locomotives to run the affairs. The then Government had divided up Railways into four companies and were selling it. It had been handed over to Privatization Commission with the order to sell it at any price because there were annual losses of 4.5 billion rupees. We had a State Bank over draft of 21 billion which was accumulating with interest of three billion every year. In that state, sir, when Pakistan was sanctioned again, nobody was ready to give us any loans or any equipment. Government of Pakistan told me, you have to make arrangements for yourself but you have to revive the Railways. What arrangements can we make with no money. Sir, the only country which at that time came forward to assist us was China. China said OK. and that was at the request of the President to their Prime Minister. They said, "all right, we will give you a loan," it is a loan, tide loan of 400 million dollars with which you can buy railway equipment from China. So, question of buying from anywhere else does not rise. Out of that, 98 million dollars were spent on purchase of locomotives. Bidding was done amongst Chinese companies. The highest bidder was given the contract and it includes a package which is 2000 horse powers

locomotives, 3000 horse power locomotives and transfer of technology to manufacture locomotives in Pakistan. There are 5000 locomotives of this company, which won the contract, running on Chinese Railways today with no problem.

However, our technical engineers had to redesign the locomotives or reconfigure it, the reason is, our railway track is not the same as anywhere else in the world. Pakistan and India have a 5 feet 6 inches railway track which the British deliberately made separate to the rest of the world because when the track was laid, in the first world war, the armies used to be carried on the railways, and they did not want that Russian railways, if they ever brought their troops through Iranian Railway system to our border, should be able to use the railway system for their troops mobilization. So, they made a different gauge. The implications are, sir, today, any railway equipment we buy from abroad, we have to reconfigure it to fit the track that we have. When you re-engineer it, there are always problems. We bought locomotives from Japan, Germany, United States, all of them have had teething problems for eight to ten years before they stabilized. Same thing has happened with the Chinese locomotives. 2000 horse powers are light. No problems have occurred, they are running. Out of the 3000 horse powers, nine locomotives developed hair line cracks, detected by the Chinese themselves and repaired by the Chinese themselves. Railways suffered no loss because Chinese compensated them and made payment for the period that they were off road. These were repaired by the Chinese. Changed the frame, they are running today on

the Pakistan Railways.

The allegation that accidents have occurred. Not a single accident has occurred because of the Chinese locomotives and these locomotives are the main stake of Pakistan Railways today. Otherwise Pakistan Railways would not have been running without them. There was no financial bungling. The case was sent by me to NAB. I referred it to NAB. I myself offered it for accountability. They cleared it to the Press and on the T.V. It went to the Public Accounts Committee, it was cleared over there also.

So, sir, I would also like to state that it is not that in future troubles may not arise. It is an equipment. Technical equipment reconfigured for Pakistan. May be there are other problems subsequently that they come up but it does not mean that there was anything defective or technical people who made the deal, who made the design, stayed in China for six months, in making and working with Chinese to redesign it. They carried out the trials in China and only then these locomotives were brought.

So, the Minister does not do the designing or the trials or so on. However, I once again on the floor of this House, would like to state that there was no bungling, there was no financial scam or anything like that.

Now, I come to the third part which was also meant for boggies. Now, these were not purchased during my time. So, I would not like to comment on it. All I would like to say is that the papers of the agreement showing the dates of purchase are available even with some of the leaders

of the Opposition sitting here with Mr. Raza Rabbani, with Prof. Khrushid sahib, with Mr. Babar Awan and so on, they have the papers, you can see, the date is September 2003 when I had been a member of this House for ten months. These were purchased at that time. So, I would not like to comment whether or not that purchase is O.K. because the two purchases relate to my period which the honourable member referred. I thought it is better that I must give my personal explanation to this House because I have never taken a penny from anybody and I never meant. It is not me.

Sir, now, I would just like to say very briefly that the administration of the Golf Course which was ousted, they went to High Court. This entire deal was placed before the High Court and High Court passed a judgement in our favour that it is absolutely clear that there is no scam. One of the members of that was a retired Railway Officer, who has been running this media campaign against me and one of the journalists who has time and again, sometimes under his own name, sometimes under the name of a bureau has carried out continuous campaign in the media against me for reasons best known to him but he keeps writing a scam, so and so scam, so everybody reads it and sometimes people buy it like a reference, some misguided friends placed on the purchase of wagons which was purchased one year after me. So, that only shows how authentic these allegations are and I think I felt hurt when Mr. Raza Rabbani referred to this because he has the copy of the agreement which shows that the wagons were not purchased during my period but I thought that I must explain this because two of the deals were of my

period and I owe it to the House to give this explanation. Thank you, sir.

Mr. Chairman: Mr. Babar Ghouri.

سینیئر بابر خان غوری (وزیر برائے بندرگاہیں و جہاز رانی)، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
محترم جناب چیئرمین صاحب! ہمارے محترم ساتھی رضا ربانی صاحب نے ایک بہت ہی لمبی تقریر کی۔
آخر میں اس کا جو gist تھا after all of this question میرا بھی ان سے ہے۔ ان سے میرا
بھی یہی سوال ہے کہ جتنا وقت انہوں نے سپریم کورٹ کے فیصلے کو پڑھنے میں لگایا اور اس کا
مطلب وہ اپنے ذہن سے یا اپنی سوچ کے مطابق نکال رہے ہیں اس میں یہ بار بار مارگٹ کرنے
کی کوشش رہے ہیں کہ جیسے اس میں کوئی کرپشن ہوئی۔ وزیراعظم یا CCOP کے ممبران یا
privatization کمیشن کی جانب سے کسی قسم کا کوئی غلط کام کیا گیا۔ کوئی کرپشن کی گئی۔ یہ
وہیں پر develop ہوتی ہے جن کو ان چیزوں کے بارے میں بہت زیادہ علم ہوتا ہے۔ میں
یہاں پر یہ بات واضح کر دوں کہ جس کورٹ کا آرڈر ابھی انہوں نے پڑھا سپریم کورٹ آف
پاکستان۔ عدالت عظمیٰ نے فنی بنیادوں پر اپنا فیصلہ دے دیا جس کو ہم ادب سے تسلیم کرتے
ہیں لیکن اس فیصلے کے اندر کہیں بھی ایک جگہ بھی یہ لکھا گیا ہے کہ وزیراعظم پاکستان نے
کرپشن کی ہے یا کوئی ایسا کام کیا یا ان کے ممبران نے کوئی کرپشن کی یا پرائیویٹائزیشن کے
کسی نمائندے نے کوئی کرپشن کی۔ ایک لفظ بھی ایسا نہیں لکھا گیا۔ کیا سپریم کورٹ آف
پاکستان جس کے فیصلے پر آج شادیانے بجانے جا رہے ہیں۔ شاید وہ خوش ہو رہے ہیں کہ یہ
direct وزیراعظم کو یا CCOP کے جو ممبران ہیں ان کو یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ کرپٹ ہیں یا
انہوں نے کوئی غلط پریکٹس کی ہے۔ نہیں ایسا ایک لفظ بھی وہ اپنی ذہانی گھنٹے کی تقریر میں
بیان نہیں کر سکے نہ ہی ایک لفظ اس آرڈر میں سے نکال سکے۔ کیا سپریم کورٹ آف پاکستان کو
کسی نے روکا تھا کہ اس شخص نے اس آدمی نے ان اشخاص نے یا اس ٹیم نے غلط کام کیا
ہے کرپشن کی ہے ان کے خلاف FIR کالی جانے کیا سپریم کورٹ آف پاکستان نے یہ آرڈر دیا؟
نہیں دیا تو کیا کسی نے اس کو روکا؟ نہیں! آج کی حد یہ آزاد ہے اور یہ فیصلہ بتا رہا ہے کہ حد یہ
نے اپنا کردار ادا کیا۔ اور اگر وہ آزاد تھیں اور اس فیصلے پر آپ بہت ہی خوشی سے جذبات میں

آکر بغیر پڑھے صحیح مقصد نکال دیا۔ مٹھائیاں تقسیم کر لیں لیکن آپ نے یہ نہیں دیکھا کہ یہ مٹھائیاں بعد میں 'احساس ان کو بھی ہے چونکہ رضا ربانی صاحب کی پوری جو تقریر ہوئی ہے اور اس میں ایک جگہ بھی انہوں نے اپنی بات نہیں کہی سوائے اس کے کہ وہ references quote کرتے رہے اور وہ orders پڑھتے رہے۔ یہ orders عوام نے پڑھ لئے ہیں۔ یہ اخبارات میں چھپ چکا ہے۔ یہ جو ہمارے صحافی حضرات بیٹھے ہیں ان کے بھی علم میں ہے۔ سب نے دیکھ لیا اور آپ کے لئے recently میں بتاؤں اسی عدیہ نے جس نے یہ order pass کیا ہے ابھی ایک judicial conference ہوئی تھی اس میں وزیر اعظم پاکستان مہمان خصوصی تھے۔ اسی سپریم کورٹ آف پاکستان کی premises کے اندر۔ تو کیا سپریم کورٹ آف پاکستان کو نہیں پتا تھا کہ جو وہ order نکال رہے ہیں وہ کسی شخص کو target کر رہا ہے یا کسی شخص کے بارے میں ہے اگر ایسا تھا تو کیا سپریم کورٹ آف پاکستان ان کو اپنے ہاں Chief guest بلاتی؟ کیا سپریم کورٹ آف پاکستان اس بات کی اجازت دیتی کہ جس کے خلاف اس نے order کیا ہے ان کو اپنے ہاں دعوت دے اور اپنی judicial conference کے اندر ایک Chief guest کی حیثیت سے بلانے۔ اس کا مطلب یہ clear ہے کہ ان کا order فنی بنیادوں کے اوپر دیا ہے وہ الگ ہے اور وزیر اعظم پاکستان بالکل clear ہیں۔ CCOP بالکل clear ہے۔ کسی نے کوئی corruption نہیں کی، نہ کسی نے اپنے باہر account کھولے، نہ کسی نے پیسہ transfer کیا۔ یہ corruption ماضی کا حصہ ہوتا تھا۔ آج اگر کوئی یہ سوچے کہ یہ کرے گا کبھی نہیں اور عارف حبیب کیا ہے؟ بار بار ایک طرف آپ کہتے ہیں multi national بری بات ہے۔ دوسری طرف آپ کہتے ہیں عارف حبیب کو دے دیا وہ تو پاکستانی ہے۔ پہلے آپ طے کر لیں کہ پاکستانیوں کو welcome کرنا ہے یا باہر والوں کو welcome کرنا ہے یا کس کے ساتھ کیا کرنا ہے پہلے اپنا بھی ذہن clear کریں۔ عارف حبیب کے خلاف اس کے اندر جو بات کی گئی۔ میں نے جیسے آپ سے کہا کہ court کا جو فیصلہ ہے ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں لیکن عارف حبیب کے خلاف کچھ بھی ثابت نہیں ہوا، 2003 FIR میں کئی، کئی ۲۰۰۳ میں داخل کیا گیا۔ یہ کسی کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ کل یہاں کوئی کھڑا ہو کر میرے خلاف کیس کر دے یا کسی اور کے خلاف کر دے۔ کیا اس سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ یہ آدمی غلط ہے۔ یا تو یہ ثابت ہو

جانے اور defaulter declare ہو جائے۔ جیسے خود انہوں نے references پڑھے۔ اس میں وہ آدمی اس کے اندر black list کیا جاتا ہے یا اس کو accept نہیں کیا جاتا اور عارف صیب صرف 20% کا partner تھا۔ اس پورے process کے اندر 20% کا partner تھا۔ اور بار بار کہا جا رہا ہے پیو یار کو support کی۔ پیو یار کون ہے اس وقت کچھ ممبران کی آواز بھی آرہی تھی۔ پیو یار کون ہے۔ دو قسم کے پیو یار ہوتے ہیں۔ ایک وہ ہوتے ہیں جو کمپنیاں اپنے نام پر جانتے ہیں اور دوسروں کے لئے محل خریدتے ہیں۔ ہاں وہ پیو یار ہوتے ہیں۔ ایک وہ پیو یار ہوتے ہیں جو پیسہ دوسروں کے لئے جانتے ہیں وہ پیو یار ہوتے ہیں۔ ہمارے جو پیو یار ہیں وہ 'وہ ہیں جو پاکستان کی معیشت کو مضبوط کرتے ہیں' ہمارے پیو یار وہ ہیں جو پاکستان میں پیسہ لگاتے ہیں 'ہمارے پیو یار وہ ہیں جو پاکستان کو لاکھوں کروڑوں روپے کا ٹیکس دیتے ہیں۔ ہمارے پیو یار وہ ہیں جو پاکستان کے اندر سے پیسہ باہر نہیں لے جاتے بلکہ باہر سے investment لا کر پاکستان میں لگاتے ہیں یا پھر نوکریاں میا کرتے ہیں یا پھر لوگوں کو روزگار دیتے ہیں۔ یہ ہیں پیو یار۔ اگر ان کو سہولتیں فراہم کرنے پر کوئی ہے تو ہم کل بھی کرتے تھے، آج بھی کرتے ہیں اور کل بھی کریں گے۔ ان تمام لوگوں کو جو پاکستان کے اندر اپنا پیسہ لگانا چاہتے ہیں۔ آج پاکستان سے باہر کے جو لوگ ہیں اگر وہ پاکستان کے اندر investment کرنا چاہتے ہیں ان کو سہولتیں فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔

جناب چیئرمین! ابھی یہاں پر بات ہو رہی تھی land کے حوالے سے۔ ایک مثال بار بار انڈیا کے حوالے سے دی جا رہی تھی۔ اب میں آپ کو بتاؤں کہ انڈیا میں actually process میں valuation لگائی جاتی ہے اور انڈیا میں انہوں نے اپنا system بنایا ایک تو ہوتا ہے ہمارا ڈی سی ایف یعنی Discounted Cash flow جس کے مطابق آپ value نکالتے ہیں۔ اگر کوئی project چل رہا ہے تو انڈیا کا Privatisation system بھی یہی ہے کہ DCF valuation کے حوالے سے ہوتا ہے evaluate کرتا ہے اور assets کی value اگر وہ default ہو جائے، آپ تو banker ہیں اس کے بعد وہ asset value پر جاتے ہیں لیکن یہاں پر بات ہو رہی ہے discounted cash flow کی اور اس کے مطابق جو بھی آپ کا assets لکھتا ہے، value نکالتا ہے اس کی price fix کرتا ہے اور آٹھ اور دس سال کے اندر

جتنی میں اس قسم کی جیسے سٹیل ملز ہے اس type کی جو میں دنیا میں فروخت ہوتی ہیں ان کو compare کیا جاتا ہے اس کے بعد اس کی value نکالی جاتی ہے اور جو value نکالی گئی میں آپ کو ایک اور بات بتاؤں جناب چیئرمین! جو Steel Mills کی انتظامیہ تھی اس نے جو recommend کیا تھا وہ نو ہزار ایکڑ land تھی total انیس ہزار تھی جس میں جو recommend کی گئی تھی وہ آٹھ ہزار ایک سو انسٹھ اس کی price جو recommend کی گئی تھی اس میں شامل تھی لیکن Government of Pakistan نے پھر بھی صرف چار اور offer کی کیونکہ باقی land تھی ایک اور بات clear کر دوں کہ آج پاکستان کا ہر ادارہ Real Estate Agent بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ land پاکستان کی land ہے پاکستان کے عوام کی land ہے۔ آپ ایک ہسپتال بناتے ہیں اور اس ہسپتال کو اگر آپ sale کرتے ہیں مثال کے طور وہ اسلام آباد کے Blue area کے اندر ہے اور اس کو اگر آپ sale کرنے جاتے ہیں تو جو بھی خریدار ہوگا وہ اس ہسپتال کا خریدار ہوگا کہ اس ہسپتال کے اندر مجھے پچاس ہزار میں گے یا لاکھ روپے میں گے یا تیس لاکھ میں گے۔ اس کا جو مارگٹ ہوگا اس کی جو investment ہوگی اس کے منافع کے مطابق ہوگی تو ہسپتال خریدنے کا رہا ہے لیکن ہسپتال اگر sale کرنے جائیں اور اگر ہم اس کو کہیں کہ تم نے ہسپتال نہیں چلانا۔ تم نے اس کو توڑ کے پلازہ بنانا ہے تم نے دکانیں بنا کے بیچی ہیں تم نے یہاں apartments بنا کے sale کرنے ہیں تو اس کی value کچھ اور ملے گی۔ یہی چیز steel mills کی ہے۔ ہم بار بار یہ بات کر رہے ہیں کہ جی land value, market value ہے land کی market value یہ ہے بیا وہ steel mills ہے۔ وہ steel Mills کی حیثیت سے auction ہو رہی ہے اور land کی owner government ہے۔ ایک بات اور بار بار آرہی ہے کہ land prices یا اس کی land owner Sindh value, land owner Sindh Government ہے جو چار ہزار کے علاوہ جو باقی بچی ہے وہ Sindh Government نے clear کی ہے کہ یہ ہماری land ہے۔ وہ ہم sale کریں گے اور اگر آپ اس کا اشتہار دکھیں سٹیل ملز کا یہ آپ offer کرتے کہ یہاں پر آپ پلازے بنائیں گے یہاں پر آپ دکانیں بنائیں گے یہاں پر commercial ادارے بنائیں گے تو آپ اس کی valuation نکالتے کہ اس کی market value ہم یہ نکالیں گے اور یہ auction کریں گے۔ آپ steel mills کو sale

کرنے جا رہے ہیں وہ steel mills جو سفید باقی بن گیا تھا، وہ Steel Mills جس کو آج دوبارہ چلانے کے لیے سو ارب کی investment ہے جو حکومت پاکستان نہیں کر سکتی۔ آج دنیا کے اندر steel process کی وجہ سے یہ تھا کہ ہم چائنا کو دیں یا کس کو دیں۔ Steel کی ضروریات بڑھیں اور Steel کی demand دنیا میں بڑھی تو steel mills کی value بنی اور آپ کو 21 ارب کی offer آگئی۔ کس کو روکا تھا آپ بتائیے جب steel mills privatise ہو رہی تھی، دو پارٹیوں نے apply کیا۔ کس پارٹی کو روکا گیا تھا اپوزیشن بتادے کہ ٹلن آدمی آ رہا تھا اس کو روک دیا گیا کہ آپ اس steel mills میں bid نہیں کر سکتے۔ کیوں نہیں کی bid اس نے۔ اگر کھستی بک رہی تھی تو آپ کے پاس تیس ارب تھے، آپ اس کو لے کے آتے کہ یہ آدمی تیس ارب کی خریدنا چاہتا ہے۔ کس نے روکا تھا بتائیے، کس نے روکا تھا؟ جو bid آپ کے سامنے آئی، ایک process ہوا۔ آپ نے کہا کہ جی جلدی کی۔ آپ کو پتا ہے سرکاری اداروں میں جس کام کو delay کرنا ہو، جس کے اندر کمیشن بنانا ہو وہ فائلیں delay ہوتی ہیں، روک لی جاتی ہیں، بندہ پریشان ہوتا ہے۔ یہ تو پاکستان کے اندر سوتیلیں فراہم کی جا رہی ہیں کہ آج پاکستان کے اندر decisions ہوتے ہیں کہ اگر کوئی کام اچھا ہو رہا ہو تو اس کا فوری طور پر decision کرو۔ اس کو تو welcome کرنا چاہیے کہ حکومت کی نیت یہ ہے۔ اب یہ بات کرنا کہ اگر کوئی اچھا کرنے جا رہے ہیں تو بھی برا۔ وہ LFO کا crisis ہوا، آپ LFO کو نہیں مانتے تھے۔ انہی LFO کے تحت جن مجبوں نے حلف لیے ان مجبوں کو آپ نہیں مانتے تھے۔ آج آپ کہتے ہیں کہ judgements آئی ہیں۔ چلیں شکر ہے کہ آپ نے ہر چیز کو accept کرنا شروع کیا، یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ پہلے کہا کہ Kangaroo Courts ہیں اگر آپ کے پسند کا فیصلہ نہیں تو اور آج اس کو بھی accept کرنے کو تیار ہیں یعنی court کا فیصلہ آئے تو accept کرنے کو تیار ہیں تو future کے لیے بھی آپ تیاری رکھیں کہ جو بھی فیصلے آئیں گے تو وہ آپ نے مانتے ہیں، ہم سب نے مانتے ہیں، اگر عدلیہ کے فیصلے آتے ہیں۔ یہ بڑی اچھی بات ہے۔ اس کو میں سمجھتا ہوں کہ یہ positive sign ہے جو ہماری opposition کی طرف سے آیا ہے کہ وہ ان تمام اقدامات کو accept کر رہے ہیں جو بھی حکومت کی طرف سے ہوئے۔ پھر آپ issue کی بات کرتے ہیں، آپ صرف issues کی تلاش میں ہیں۔ آپ جو خوشیاں منا رہے ہیں

عوام ان چیزوں میں آپ کے ساتھ نہیں آئیں گے۔ عوام کو پتا ہے جو فیصد اتنا بڑا پڑ گیا ہے ذہانی کھننے میں سنایا گیا۔ میں نے جیسے پہلے بتایا اخبارات میں بھی ہے۔ یہ سب ٹی وی پر بھی ریڈیو پر بھی ہر جگہ ہے۔ عوام کو پتا ہے کہ کس نے صحیح کیا کس نے غلط کیا ہے۔ ایک بج اور بیٹھا ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ دلوں کے حال جانتا ہے۔ میں آج آپ کو ایک بات بتا دوں کہ میں بھی اس کمیٹی کا member ہوں۔ میں حاضریہ کہتا ہوں اس سی سی او پی نے کبھی 'آج تک مجھے کسی وزیر اعظم نے یہ نہیں کہا کہ اس agenda کو آپ نے support کرنا ہے۔ ہر member آزاد ہے۔ کسی کو یہ نہیں کہا گیا کہ آپ نے اس پر support کرنی ہے' اس کو support کرنی ہے' نہیں۔ یہ اشارے بازیوں کا سلسلہ آپ کا ہو گا۔ آپ ضرور اپنی باتیں کریں۔

آج بات ہو رہی تھی قذف کی۔ میں کہتا ہوں اس کے اندر بھی ہونا چاہیے تہمت لگانے والوں کے اوپر 'procedural سے کسی article کو اس سے الگ کرنا ایک الگ چیز ہے۔ آپ اس کو as corruption ثابت کرنے کی کوشش کریں گے یہ بالکل الگ چیز ہے۔ یہ تہمت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ خاص طور پر ان لوگوں پر جو ہمارے اپنے آپ کو مذہبی کہتے ہیں ان کے اوپر زیادہ یہ بات آتی ہے کہ پہلے وہ جانچیں 'پڑھیں' investigation کریں اس کے بعد کسی پر تہمت لگائیں ورنہ ان کو پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس طرح جواب دینا ہے اور اس سے زیادہ ہم لوگوں کو بھی پتا ہے تو لہذا اگر کوئی یہ بات سمجھتا ہے' یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ یہ کرپشن ہے تو یہ ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ پھر اس کی لسٹیں آدمیوں کے پاس آ سکتی ہیں۔ آپ سب کو پتا ہے کہ کس نے کیا کیا اور آپ شوکت عزیز کے بارے میں تحریک عدم اعتماد لے کر آنا چاہتے ہیں اور کس بات پر تحریک عدم اعتماد لانا چاہتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ عمل طور پر نجی سطح پر ہر جگہ کرپشن نہیں ہے لیکن کم از کم یہ credit صدر مشرف صاحب کو اور پرائم منسٹر پاکستان کو جاتا ہے کہ اوپر سطح پر جو کرپشن ہوتی تھی یا kick backs ہوتے تھے آج ایک منگل کیس بھی ثابت نہیں کیا جاسکا ہے' نہ ہی لایا جاسکے گا اس ایوان میں نہ قومی اسمبلی کے اندر کہ انہوں نے کوئی کرپشن کی ہو' الحمد للہ یہ دنیا جانتی ہے کہ یہ پرائم منسٹر clean ہیں اور representatives پیٹھے ہیں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ اس issue پر عوام جانتے ہیں۔ آپ نے مختلف issues کی تلاش کی 'LFO کو تلاش کیا اس پر آپ عوام کو

نہیں لے کر آ سکے۔ اس کے بعد آپ نے مہنگائی کو کیا، اس پر بھی عوام کو نہیں لاسکے، sugar پر کیا، اس پر بھی عوام آپ کے ساتھ نہیں آئے۔ سینٹ پر کیا اس پر عوام آپ کے ساتھ نہیں آئے۔ اس کے بعد آپ نے لبنان کی بات کی، امریکہ کی بات کی، افغانستان کی بات کی، لیکن ان سب کو نیتوں کا پتا تھا، ان کو پتا تھا کہ گورنمنٹ جو بھی اقدامات کر رہی ہے وہ in the interest of country, in the interest of public, in the interest of Pakistan

ہیں۔

اب آئیے procedure کی بات کرتے ہیں۔ میں آپ کو پھونٹی سی مثال دوں یہ DFC کی میں جو بات کر رہا تھا discount cash flow اسی میں سب کچھ ہے۔ اسی میں CCI کی بات ہوتی۔ آج آپ بتائیے کہ کیا میرے سارے ممبران بیٹھے ہیں۔ اپوزیشن کے بیٹھے ہیں گورنمنٹ کے بھی بیٹھے ہیں آج آپ سینٹ میں ایک قرار داد پاس کر لیں تو کیا وہ قرار داد دوبارہ دوسری سینٹ کو پاس کرنا ضروری ہے۔ وہ ایک record کا حصہ ہوتی ہے۔ اسی طرح CCI نے ۱۹۹۶ء میں already اس کی privatization کے لیے approve کیا تھا وہ اس کی لسٹ میں موجود ہے وہ cancel نہیں ہوتی۔ اس کے باوجود CCI دوبارہ بلانی گئی جو کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ تھا اور اس کے اوپر دوبارہ ان سے privatization کے لیے permission لی گئی تو یہ تو already موجود تھی۔ پھر بھی گورنمنٹ کے کہنے پر آپ نے procedure کی جو guidance دی ہے۔ اس پر further steps کیے جائیں کہ اس کو کس طرح بہتر کیا جائے۔

دوسری بات میں آپ کو بتاؤں کہ آج ہمارے پاس اس وقت جو ۲۱ ارب روپے کی بولی آئی وہ کیسے آئی۔ گورنمنٹ آف پاکستان کو ۱۴ ارب روپے جو سٹیل ملز میں نقصانات ہونے لگے وہ pay کیے۔ اس کے علاوہ اس میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جو شاید ہماری اپوزیشن کے ممبران نہیں دیکھ سکے۔ اس میں ایک چیز اور ہے کچھ manipulate بھی کیا گیا کچھ اس چیز کو جو وہاں پر اداروں کے سربراہ رہے، وہ پہلے رہے اور آج رہے ہوں، انہوں نے شاید اپنی نوکریاں ہکی کرنے کے لیے یا اپنی goodwill دکھانے کے لیے اس ادارے کو جو نقصان میں تھا، میں آج بتا رہا ہوں، فولاد کی پیداوار کے اندر ایک ارب روپے کا نقصان ہوا تھا کون ایسا آدمی ہوگا جو ۲۱ ارب روپے دے کر loss کا سودا خریدے۔ کون ہوگا، آج میں پھر چیلنج کرتا ہوں، لائے آپ

پارٹی 'اب دوبارہ privatization ہو رہی ہے۔ آپ اس سے اہمگی پارٹی لے کر آئیے۔ آپ کیسے کہ ۲۰ ارب روپے لے کر آدمی کھڑے ہونے ہیں اور پاکستان کے اندر جو بھی investment کرنے جا رہا ہے۔ آپ کو چاہیے اس کو welcome کریں۔ برا وقت کونسا تھا جب اپنا ملک کوئی اٹھا اور اس نے اٹھتے ہی کہا وہ لوگ پاکستان کی اندسری کا آپ کو یاد ہوگا پاکستان کی جو ترقی تھی اس کی سب سے بڑی جو بنیاد تھی اس کی جو معیشت تھی اور معیشت تباہ کیسے ہوئی، ملک کے اندر ترقی اور جو صنعتیں لگ رہی تھیں نیکسٹل ملز لگ رہی تھیں، سینٹ کے کارخانے لگ رہے تھے، فولاد کے کارخانے لگ رہے تھے۔ یہ تمام ترقی ہو رہی تھی۔ پرائیویٹ سارے سکول تعلیم دے رہے تھے۔ اپنا ملک صبح وہ اٹھا اور ایک بندے کو بھایا چلو بھئی یہ تمام ملوں کو نیشنلائز کر لیا گیا ہے۔ پاکستان تباہ ہو گیا، ختم ہو گیا پاکستان۔ ترقی کی رفتار رک گئی۔ اس رفتار کو دیکھ کر کوریا اور دوسرے ممالک نے اپنی رفتار کو آگے بڑھایا لیکن ہماری رفتار کو بریک دکا، اس کے لیے ہمیں قرارداد لانی چاہیے تھی، ماضی میں ہم مزاحمتی قرارداد لالتے کہ یہ اس پاکستان کے ساتھ کیا گیا ہے، اس کی تعلیم کو تباہ کیا گیا ہے، اس کی پوری industrial growth کو تباہ کیا گیا۔ آپ مجھے بتائیے کہ آج کس بات پر کہہ رہے ہیں، وزیر اعظم پاکستان یا President of Pakistan نے پاکستان کے ساتھ کیا زیادتی کی ہے۔ پاکستان کا خزانہ جو 3 billion رہ گیا تھا، پاکستان default پر جا رہا تھا، انہی کے اقدامات کی وجہ سے، انہی کی سوچ کی وجہ سے، انہی کی policies کی وجہ سے، ان کی صحیح support کی وجہ سے، اصل طبقوں کو support کرنے کی وجہ سے پاکستان کا خزانہ آج 13 ارب dollars ہو گیا۔ یہ کیسے ممکن ہوا؟ یہ اسی طرح ممکن ہوا کہ آپ نے پاکستان کی معیشت میں ایسے اقدامات کیے اور اگر ان اقدامات کے اندر کوئی نیت خراب ہوتی، اگر ان اقدامات کے اندر اس بات کا خیال ہوتا کہ corruption کرنی ہے تو پاکستان کا خزانہ نہ بھرتا، President مشرف صاحب اور وزیر اعظم پاکستان کے باہر کے accounts بھر جاتے۔ ان کا کوئی نہیں بھرا۔ جناب! آپ banker ہیں، آپ کو پتا ہے کہ جو qualification وزیر اعظم پاکستان کی ہے، اس کے مطابق ان کو باہر کیا تنخواہ ملتی اور پاکستان کے اندر بحیثیت وزیر اعظم، وہ کیا تنخواہ لے رہے ہیں، وہ کہا رہے ہیں یا دے رہے ہیں۔ آپ ماشاء اللہ پڑھے لکھے ہیں، جو بھی تقریر کر رہے ہیں، ان کو پتا ہے، وہ دنیا گھومے ہونے ہیں کہ وہ آج اپنے پاکستان کی

محبت میں کیا قربانی دے کر آنے ہیں کہ ہمیں اپنے وطن کے لئے کام کرنا ہے اور اس نے کام کیا۔ میں وزیر اعظم پاکستان کو salute پیش کرتا ہوں کہ ان کی معاشی policy کی وجہ سے آج پاکستان کی معیشت اس قابل ہوئی ہے کہ لوگ پاکستان میں investment کرنے کے لئے آرہے ہیں، چکر لگا رہے ہیں، بڑے بڑے projects لے کر آرہے ہیں۔ Black cab کی اور Mercedes کی بات ہوئی، یہ کمپنیاں چلے کیوں نہیں آئیں، آج کیوں آرہی ہیں۔ کوئی scam نہیں ہے، اس وقت پاکستان کے اندر کوئی scam نہیں ہے، نہ موجود ہے، ہاں کہنے کو آپ کچھ بھی کہہ دیں، کوئی بھی scam بنا دیں، scam کہنا بڑا آسان لفظ ہے، محبت کرنا ایک اگلا کام ہے اور محبت وہی کر سکتا ہے جو سچ بات کہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان اسٹیل ملز کی جو privatization ہوئی ہے، اس کے اندر Supreme Court کے فیصلے کے مطابق جو بھی اقدامات ہمیں کرنے ہیں، اس کے مطابق ہم اس میں تبدیلی ضرور لائیں گے لیکن ہمارا جو procedure تھا، اس کے اندر ہماری طرف سے یعنی Government کی طرف سے کسی قسم کی ایسی کوشش نہیں کی گئی تھی کہ جس میں corruption کی جانے۔ جو procedure follow کیا گیا ہے۔ اس procedure کے تحت جو ماضی میں ہونے ہیں، آپ کو ان کی میں مثال دے دوں، DSF کی جو value نکالی گئی، a massive violation was followed by the PML Government in 1991 MCB, 97,

میں ABL, Habib Credit and Exchange Bank, 1991 میں PPP کی Government کے دور میں Duty Free Shops یہ میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ وہی procedure جو ابھی adopt کیا گیا تھا۔ ہمارے جو Leader of the Opposition ہیں، اس وقت جو ان کی جماعت تھی، کوٹ ادو پاور، Bankers Equity، واہ سینٹ، یہ وہ ادارے ہیں جن کو جب privatize کیا گیا، وہی same procedure evaluation کا adopt کیا گیا جو آج پاکستان اسٹیل ملز کے لئے adopt کیا گیا۔ Pakistan Steel Mills کی privatization کے حوالے سے جو بھی فیصلہ ہے سب کے سامنے ہے، بار بار پڑھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، دس دفعہ پڑھ لیا جائے لیکن اس کو پڑھنے کے بعد اگر کوئی ایک لفظ یہ بتا دے کہ Supreme Court نے یہ point out کیا ہو کہ یہ آدمی responsible ہے۔ Supreme Court نے کیوں نہیں روکا، کسی نے نہیں روکا جیسے

میں نے پہلے کہا کہ وہ کسی کی responsibility fix کرتی کہ یہ آدمی responsible ہے۔ اس کے اندر ہمیں جو procedural reforms کرنی ہیں، اس کے حوالے سے اس order میں جو guidance دی ہے، اس کے مطابق CCI کے آپ کے سامنے ہے، اس کا وجود ہے، حالانکہ میں نے پہلے بتایا تھا کہ CCI Steel Mills کے حوالے سے 96 already میں permission دے چکی تھی۔ جو جو ایسی چیزیں جن کو ہم نے privatization کے حوالے سے improve کرنا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ ان کو improve کیا جائے گا۔

میں آپ کو ایک اور بات بتا دوں کہ privatization کا process رکا ہے، نہ وہ رکے گا، کوئی بھی ادارہ ہو۔ Steel Mills کا process کیونکہ Supreme Court نے ختم کیا ہے، اس process کو دوبارہ start کیا جائے گا جو guidance Supreme Court نے دی ہے، اس کی روشنی میں اور انشاء اللہ تعالیٰ پہلے بھی نیت صاف تھی اور آج بھی نیت صاف ہے اور الحمد للہ آئندہ بھی رہے گی۔ پاکستان کے عوام، پاکستان کے لوگ باشندے ہیں۔ آج internet کا دور ہے، کوئی چیز چھپانی نہیں جاسکتی، کسی چیز کا آپ پردہ نہیں کر سکتے اور نہ حکومت کے سامنے بھٹ بولنے کو تیار ہے۔ نہ ہی ہم یہ کہتے ہیں کہ آج ہم یہ کہیں کہ یہ چیز ہماری نہیں ہے اور دس سال بعد یہ کہیں کہ یہ چیز ہماری ہے۔ اس قسم کی Government نے کوئی بھی چیز نہیں چھپائی۔ بہت بہت شکریہ۔ اللہ حافظ۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I would like to draw your attention and no one else. I have no love to appear on PTV. In fact I don't accede to their requests for interviews but I would just like to show the inequality in the reporting that is going to take place of the proceedings of the House.

Mr. Chairman: Is it going to take place? You are forecasting it?

Senator Mian Raza Rabbani: It is going to take place sir,

because...

نہیں جناب! ابھی PTV پر جانے گی۔

The entire speech of the honourable Minister has been recorded by the PTV and there probably be just a one liner from the Opposition side and otherwise the entire speech of the Minister will go on PTV.

No. 2, it has been a tradition of the House that with the exception of the Prime Minister or the Finance Minister when he is delivering a budget speech, all other Ministers and Members are treated at par. As I said, I just want the record to bear this and I want it to be within your knowledge and notice.

سینیٹر بابر خان غوری، جناب! میری ایک گزارش ہے، میرے علم میں نہیں تھا کیونکہ میں تقریر کر رہا تھا لیکن اگر میری تقریر record ہوئی ہے تو میں نہیں چاہوں گا کہ میری تقریر پوری جانے، بالکل ان کی بھی جانے اور عوام کو سب پتا ہے، عوام اس سے خود ہی اخذ کر لے گی۔ TV پر دکھانے سے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ میں خود voluntarily PTV کو کہتا ہوں کہ مجھ سے زیادہ وقت رضا ربانی صاحب کو دیں اور میری صرف ایک لائن دکھا دیں کہ ہم سچے ہیں، یہ کافی ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، طارق عظیم صاحب یہ سن رہے ہیں

he will ensure equity in that.

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب چیئرمین! میری ایک گزارش ہے کہ ابھی جرم سرزد نہیں ہوا اور FIR پہلے لکھوانی جا رہی ہے۔ یہ کیا مسئلہ ہے؟ یہ کیا چکر ہے؟

جناب چیئرمین، غوری صاحب نے کہہ دیا ہے کہ voluntarily اور طارق عظیم صاحب بھی اس کو سن رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، یہاں پر کون سی FIR لکھی جا رہی ہے؟ یہ کیا ہے کچھ بھی نہیں ہے اور آپ کو یہ جو electronic system ہے it is recording fully تو اس میں

کیا ہے؟ یہ تو مرنے مارنے سے پہلے ہی FIR لکھوا رہے ہیں۔

Mr. Chairman: I will go on to the next speaker. Now please

you must adhere to what was agreed, no repetition, you want it tomorrow?

چلیں ٹھیک ہے لیکن کل بھی تقریریں مختصر رکھنی ہوں گی جو maximum time ہے اس کے حساب سے اور پھر cut off کر دیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، 'نہیں' Chair کو اتنی authority دیں 'rules, Chair' کو یہ

authority دیتے ہیں - Repetition نہ ہو۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، کل صبح دس بجے agree ہوا تھا۔

The House is adjourned to reconvene tomorrow morning *Insha Allah* at 10 a.m. sharp.

سبحان ربك رب العزت عما يصفون و سلم على المرسلين والحمد لله رب العالمين۔

The House was then adjourned to meet again on Wednesday, August 16,

2007 at 10 a.m.]